مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

دسمبر 2022ء | جمادی الاوّل ۱۴۴۴ھ

شمارہ: ۱۲ | جلد: ۲۶

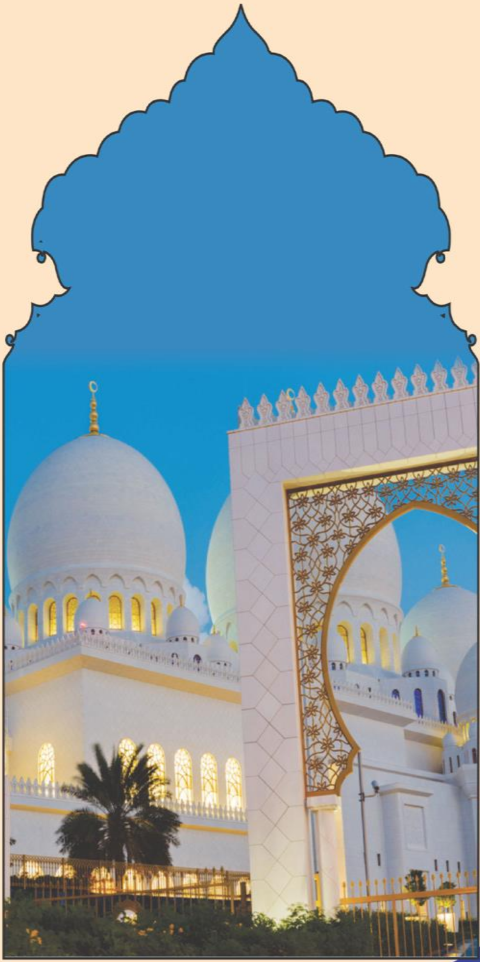

خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کی حاضری

تحفظ ختم نبوت اور مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ

محاسبۂ قادیانیت جلد ۲ کا دیباچہ

مُناظرۃُ الہندِ الکبریٰ

یعنی ہندوستان کا عظیم مُناظرہ

اِکتالیسویں سالانہ آل پاکستان ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر

www.khatm-e-nabuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۲   جلد: ۲۶

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد   مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

اکتالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03
آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی منظور شدہ قراردادیں	// //	12
آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں	// //	13

مقالات ومضامین

عازمانِ حرم......بحضور سید الانام ﷺ (منظوم)	حمید صدیقی لکھنوی	15
نبوی لیل ونہار......مسنون دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	16
خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کی حاضری	مولانا اللہ وسایا	17
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	22
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:11)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	24

شخصیات

بلے اوئے شیر جوان......مولانا محمد خبیب!	مولانا اللہ وسایا	28

ردقادیانیت

تحفظ ختم نبوت اور مولانا ظفر علی خان	ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم	33
محاسبہ قادیانیت جلد ۲۰ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	38
مرزا قادیانی کی عمر اور قادیانیت	مولانا عتیق الرحمٰن	48

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	52

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

اکتالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اکتالیسویں (۴۱ ویں) سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۷، ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات، جمعہ منعقد ہوئی اور اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ ذیل میں اس کی رپورٹ پیش خدمت ہے:

یاد رہے! گزشتہ سال کانفرنس کی رپورٹ میں عرض کیا تھا کہ کمشنر فیصل آباد نے تمام ایجنسیوں کی مشاورت سے فیصلہ کا اعلان کیا تھا کہ امسال باہر کے پبلک پارک میں جمعہ کی نماز اجتماعی طور پر ادا کریں، مہمانوں کی رہائش، سکرین لگا کر اسے پنڈال کے طور پر بھی استعمال کریں، اگلے سال اسٹیج بھی یہاں لے آئیں چنانچہ گزشتہ سال کی کانفرنس کے فوری بعد اس سال کی کانفرنس کے لئے باہر پارک میں انعقاد کے لئے درخواست جمع کرادی گئی۔ سال بھر پہلے کی جمع کرائی ہوئی درخواست پر کانفرنس کے انعقاد تک متعدد مشاورتی اجلاسات، رپورٹوں، تمام کوششوں کے باوجود حکومت اپنا وعدہ پورا کرنے میں لیت ولعل سے کام لیتی رہی۔

۴۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات ستمبر کے اوائل میں شائع کر کے مبلغین حضرات اور دفاتر کو بھجوا دیئے گئے جو پورے ملک میں تقسیم ہوگئے۔ ستمبر کے مہینہ میں ملک بھر میں جو ختم نبوت کی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ان میں بھی چناب نگر کی کانفرنس کی دعوت واعلانات کا سلسلہ جاری رہا۔ چناب نگر کے قرب وجوار کے اضلاع میں دعوتی سالانہ تبلیغی دورہ، اشتہارات، پینافلیکس اور سٹیکروں کی تنصیب، دروس، خطبات جمعہ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ دعوتی مہم کے کام کو حسب سابق سرانجام دینے کے لئے ۱۳/ اکتوبر ۲۰۲۲ء جمعرات کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مبلغین حضرات کا اجلاس صبح دس بجے حضرت مولانا محمد اسماعیل مرکزی ناظم تبلیغ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی:

مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ، مولانا خالد میر جہلم، آزاد کشمیر، مولانا عبدالرزاق اوکاڑہ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا عبدالحکیم نعمانی جھنگ، مولانا فضل الرحمن منگلا شیخوپورہ، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عتیق الرحمن ملتان، مولانا

خالد عابد سرگودھا، مولانا توصیف احمد چناب نگر، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد طارق معاویہ راولپنڈی، مولانا شرافت علی نارووال، مولانا مختار احمد میر پور خاص، مولانا محمد ساجد لیہ، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا محمد سلیمان ساہیوال، مولانا محمد حنیف بدین، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا ابرار شریف حیدرآباد، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، فقیر: اللہ وسایا ملتان۔ چنانچہ تبلیغی و دعوتی مہم کے لئے پہلے سے تجویز شدہ حلقوں میں کام کے لئے تمام حضرات جمعرات شام کو عازم سفر ہوگئے۔ اشتہارات، پینا فلیکس اور سٹیکرز جو ہزاروں کی تعداد میں تھے، ان علاقوں میں تقسیم کے لئے حضرات ساتھ لے گئے۔ ادھر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے ۱۳؍اکتوبر تا اختتام کانفرنس سوائے ایک آدھ باہر کے سفر کے باقی تمام وقت مسلم کالونی مدرسہ میں قیام کیا۔

۱...... امسال نئے مدرسہ میں ٹینکی کے ساتھ دو منزلہ ایک سو واش روم تیار کرائے گئے۔ ان کے نیچے وضوخانہ قائم کیا گیا۔ پنڈال کے سب سے زیادہ قریب یہ تھے، سب سے زیادہ استعمال میں رہے۔

۲...... امسال باہر کے پبلک پارک پورے پر سائبان کی تنصیب کی گئی۔ امسال بھی پورا گراؤنڈ رہائش، کھانے کی تقسیم اور سکرین کے ذریعہ جلسہ گاہ کے طور پر بھرپور استعمال ہوا۔

۳...... امسال اس گراؤنڈ میں دو بڑی سکرینیں لگائی گئیں۔ پوری کانفرنس کے دوران یہاں بھی بھرپور حاضری رہی۔ تمام تر رفقاء اپنے تبلیغی دورہ سے ۲۴، ۲۵؍اکتوبر تک واپس آگئے اور پنڈال کی تیاری اور کانفرنس کے جملہ انتظامات کی تکمیل کے لئے اپنی اپنی مفوضہ ڈیوٹی کو سرانجام دینے میں منہمک ہوگئے۔

۲۴؍اکتوبر پیر کے دن پنڈال کی تیاری شروع ہوئی جو تمام تر مستعدی کے باوجود بڑی مشکل سے بدھ کی رات گئے جاکر مکمل ہوئی۔ امسال کوئٹہ دفتر سے دو کوچوں پر مشتمل قافلہ بدھ کی شام پہنچ گیا۔ دوسرا قافلہ جو حضرت مولانا مفتی محمد احمد مدظلہم کی قیادت میں آٹھ کوچوں پر مشتمل تھا رات گئے وہ پہنچا۔ گویا امسال صرف کوئٹہ سے دس کوچوں پر مشتمل قافلہ شریک کانفرنس ہوا۔ دوست ذکر کر رہے تھے کہ فی کوچ کرایہ دو لاکھ اسی ہزار روپے ادا کئے گئے۔

امسال پنڈال کے لئے دو سو پچھتر نئی صفیں منگوائی گئیں۔ بدھ اور جمعرات کی شب پوری رات قافلے آتے رہے اور نعروں کی گونج سے ساری رات پنڈال قابل رشک نظارے پیش کرتا رہا۔ جمعرات نماز فجر کی جماعت پانچ بج کر چالیس منٹ پر مولانا محمد شاہد کی امامت میں ہوئی تو پورا پنڈال نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ دوسری جماعت پانچ بج کر پچاس منٹ پر جامع مسجد میں قاری محمد زبیر کی امامت میں ہوئی تو مسجد کے محراب سے مین گیٹ تک صفیں ہی صفیں تھیں۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً!

جمعرات کی نماز فجر باجماعت کے بعد پنڈال میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کے

درس قرآن سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ آپ کا درس تقریباً اشراق تک جاری رہا۔ پوری رات قافلے آتے رہے اور کھانا بھی چلتا رہا۔ اب درس کے بعد ناشتہ کا نظم شروع ہوا، اس کے آخر پر کھانا۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بدھ مغرب سے جمعرات عشاء کے بعد رات گئے تک، محض معمولی وقفہ سے سولہ گھنٹے کھانے کا نظم جاری رہا۔ کھانا تیار کرنے والے، تیار کرانے والے اور تقسیم کرنے والے سینکڑوں دوست جو اس عمل کا حصہ ہوتے ہیں سب مبارک باد کے مستحق اور حق تعالیٰ کی رحمتوں کے حق دار ہیں۔ حق تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

امسال بڑے گوشت کے لئے ۹ بڑے جانور ذبح ہوئے جو اہل علاقہ نے کانفرنس کے مہمانوں کے لئے فی سبیل اللہ فراہم کئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) حاجی رانا محمد طفیل دنیا پور ضلع لودھراں، (۲) ملک ماسٹر محمد خان ڈاور ضلع چنیوٹ، (۳) ملک عمر حیات ڈاور، (۴) مہر حاجی ریاض احمد جبانہ چنیوٹ، (۵) ملک حبیب کھوکھر ڈاور، (۶) ملک محمد یار ڈاور، (۷) ملک محمد جاوید ڈاور، (۸) مہر حاجی بختیار خضر کی چنیوٹ، (۹) محمد امجد ومحمد سرفراز کلس مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ۔ علاوہ ازیں حاجی محمد علی، محمد ناصر، محمد ساجد، محمد ہاشم خان اور حافظ راحت نیازی سمیت کالونی کے متعدد رہائشی حضرات نے کانفرنس کے شرکاء کی مہمان داری کے لئے جمعرات شام بہت ساری پلاؤ کی تیار شدہ دیگیں مہیا کیں۔ جمعہ کے دن بجائے ناشتہ کے کھانا ہوتا ہے صبح ۹ بجے سے نماز جمعہ سے قبل تک بھرپور کئی شفٹوں میں ہزار ہا خلق خدا کو کھانا کھلا کر پنڈال کو جمعہ کے لئے فارغ کر دیا گیا۔

اب آیئے! ہم کانفرنس کی نشستوں کے نقشہ کی جانب چلتے ہیں۔

۲۷؍اکتوبر۲۰۲۲ء بعد از فجر نشست اوّل:

درس قرآن مجید مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

۲۷؍اکتوبر۲۰۲۲ء صبح دس بجے نشست دوم:

افتتاح بدعا: مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔

تلاوت: قاری محمد عمیر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی۔

نعت: مولانا امان اللہ، حافظ محمد ابوبکر، مسلم جان پشتو، حافظ ابوہریرہ، بابا خورشید۔

بیان: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا کلیم اللہ، مولانا محمد عاکف درجہ تخصص، مولانا سلطان درجہ تخصص، مولانا فاروق احمد درجہ تخصص، مولانا محمد عبداللہ مبلغ کراچی، مفتی محمد دین ٹل، مولانا مفتی محمد احمد کوئٹہ، مولانا عبدالرزاق کرک، مولانا عنایت اللہ مبلغ کوئٹہ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد سلیمان مبلغ ساہی

وال، مولانا ظفراللہ مبلغ لاڑکانہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی لکی مروت، مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، حضرت مولانا قاری انورالحق کوئٹہ۔

۲۷/اکتوبر۲۰۲۲ء بعدازظہر نشست سوم:

صدارت: حضرت امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہم۔

تلاوت: قاری محمد حنظلہ رحمانی۔

نعت: مولانا محمد قاسم گجر، حافظ ابوہریرہ، سید فضل امین چارسدہ، جناب محمد جعفر ملتان۔

بیان: مولانا مفتی ذکاء اللہ ساہی وال، قاری جمیل الرحمٰن اختر، قاری مولانا علیم الدین شاکر لاہور، حضرت مولانا محمد امجد خان لاہور، مولانا عبدالقیوم حقانی اکوڑہ خٹک، مولانا محمد رضوان عزیز، جناب منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کراچی۔

اختتامی بیان: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم۔

۲۷/اکتوبر بعدازعصر نشست چہارم:

بیان: حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی چکوال، حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں۔

سوال وجواب: اللہ وسایا ملتان۔

۲۷/اکتوبر بعدازمغرب نشست پنجم:

مجلس ذکر: حضرت پیر طریقت مولانا قاضی ارشد الحسینی اٹک۔

نعت: محمود مصطفیٰ پیر شریف لاڑکانہ۔

۲۷/اکتوبر بعدازعشاء نشست ششم:

صدارت: حضرت امیر مرکزیہ حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ۔

تلاوت: قاری عمار ظفر چیچہ وطنی۔

نعت: عبدالواحد جتوئی برادران سندھ، حافظ شریف محمودی چشتیاں، سید نادر شاہ چارسدہ، جناب ابوہریرہ سرگودھا۔

بیان: قاری جمیل احمد بندھانی، جناب حافظ عبدالعزیز، قاضی مشتاق احمد امیر مجلس پنڈی، مولانا ایوب ثاقب ڈسکہ، مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ، جناب عادل شاہ صوبائی سیکرٹری جمعیت طلباء اسلام، مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی، مولانا محمد عاطف سرگودھا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس

سرگودھا، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا عتیق الرحمٰن ہزاروی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری متحدہ جمعیت اہل حدیث، خواجہ نظام الدین خانقاہ سیال شریف، خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، مولانا اشرف علی راولپنڈی، مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی فیصل آباد، مولانا مفتی محمد طیب جامعہ امدادیہ فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور، جناب جاوید قصوری جماعت اسلامی پاکستان، محترم جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی دارالقرآن فیصل آباد۔

نعت: محمد عثمان نعمانی، امین برادران، طاہر بلال چشتی۔

دعا: مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از فجر نشست ہفتم:

درس قرآن مجید: حضرت مولانا منیر احمد منور شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا۔

اجلاس مرکزی مجلس عمومی

۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء کو ۹ بجے صبح جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ ہر سہ سال کے بعد ملک بھر میں مجلس کی رکنیت سازی ہوتی ہے۔ جس میں مقامی جماعتوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس ہوتا ہے جس میں مرکزی دو نائب امراء کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس دفعہ اس سہ سال مدت کے دوران ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کا وصال ہوا۔ جس کے بعد حسب دستور مرکزی مجلس شوریٰ نے مرکزی امیر کے لئے حضرت مولانا پیر طریقت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کا انتخاب کیا۔ حضرت امیر مرکزیہ اس سے قبل نائب امیر تھے تو آپ کے امیر مرکزیہ بنتے ہی نائب امیر کا عہدہ خالی ہوگیا۔ چنانچہ مرکزی مجلس شوریٰ نے نائب امیر کے لئے حضرت مولانا سید محمد سلیمان بنوری کا انتخاب کیا۔

اب ۲۸/اکتوبر کے اس اجلاس مرکزی مجلس عمومی میں دو نائب امراء کا آئندہ سہ سال کے لئے انتخاب ہونا تھا۔ پورے ملک سے مرکزی مجلس عمومی کے اراکین تشریف لائے۔ اجلاس میں چھ کرسیاں لگائی گئیں۔ مولانا حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا خواجہ خلیل احمد، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت کلام مجید کے بعد اجلاس کی غرض وغایت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے بیان فرمائی۔ ایک تو دو مرکزی نائب امراء کا انتخاب تھا اور دوسرا ملک بھر میں جماعتی سطح پر انتخاب کے موقعہ پر جو صورت حال پیش آئی اس پر آپ نے روشنی ڈالی۔

آپ نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مزاج یہ ہے کہ انتخابات میں عہدوں پر ہمارے ہاں

لڑائی نہیں ہوتی۔ اس جماعتی انتخاب سے کوئی عہدہ کا اعزاز حاصل کرنا مقصود نہیں بلکہ عقیدہ ختم نبوت کی خدمت کے لئے جس کو جو عہدہ مل جائے وہ شرعی ذمہ داری سمجھے کہ میں نے تمام احباب کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جوڑ کر چلنا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ اعلان کیا گیا کہ جو مقامی جماعتیں اپنے طور پر اچھا کام کر رہی ہیں وہ نئے انتخاب کی بجائے اس سابقہ باڈی کی توثیق کر دیں تو بہت اچھا ہے۔ چنانچہ بہت ہی اکثریت کے ساتھ ایسے ہوا۔ دوبارہ الیکشن کی بجائے سابقہ باڈی کی توثیق کر دی گئی۔

دوسرا یہ کہ ہمارے مبلغین حضرات کو ہر جگہ مرکز کا نمائندہ سمجھنا چاہئے۔ ان کی عزت و وقار ان کے ساتھ تبلیغی امور میں تعاون ہونا چاہئے۔ مقامی جماعت ان کو اپنا نمائندہ سمجھیں ان کو ملازم کے بجائے باوقار طور پر احترام دیں۔ تاکہ مجلس کا کام زیادہ سے زیادہ بھائی چارہ کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔

اس موقعہ پر حضرت مولانا قاری محمد اسلم مدظلہم نوشہرہ نے تجویز پیش کی کہ اس کا نوٹیفکیشن ہو جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ اس پر (راقم اللہ وسایا) نے وضاحت کی کہ نوٹیفکیشن کی بجائے مجلس عمومی کی کارروائی کی رپورٹ میں اس کا ذکر آ جائے گا۔ نیز یہ کہ مبلغ کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ خود کو تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف رکھے تمام رفقاء کو ساتھ لے کر چلے وہ مقامی جماعتوں میں فریق نہ بنے۔ کہیں ساتھیوں میں خدانہ کرے دورائے ہو جائے تو مبلغ کسی کی سائیڈ نہ لے تاکہ اس کی جانبداری متاثر نہ ہو۔ مبلغ ممبر سازی کے موقعہ پر کاپیاں تقسیم کرے، ان کے الیکشن کرائے لیکن خود فریق بالکل نہ بنے۔ مزید عرض کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت میں عہدوں کی کبھی لڑائی نہیں ہوئی۔ مثلاً ایبٹ آباد میں بیس سال سے ایک صدر صاحب ہیں وہ بڑی خوش اسلوبی سے پورے نظم کو چلا رہے ہیں۔ بہاول پور میں گزشتہ پچاس سال میں دو امیر گزرے۔ پہلے امیر برس ہا برس امیر رہے ان کی وفات کے بعد دوسرے امیر بنے۔ یوں پچاس سال دو امراء نے پورے نظم کو نہایت عمدہ طور پر چلایا۔ لاہور میں بھی پہلے حکیم ذوالقرنین تھے پھر الحاج بلند اختر نظامی اور اب مولانا مفتی محمد حسن۔ یوں پچھتّر سال میں تین امیر آئے۔ کبھی مقابلہ نہیں عہدوں پر اکھاڑ پچھاڑ نہیں ہوئی۔ ہر سہ سال میں عہدوں پر مقابلہ اور زور آزمائی اور مبلغ کا فریق بننا ناقابل فہم ہے۔ اگر اسے دین کا کام عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور خدمت اسلام سمجھیں گے تو پھر عہدوں پر تقابل کیسا؟ اور اگر تبلیغی کام میں عہدوں کے حصول کی خواہش ہے تو پھر دینی خدمت کی انجام دہی نہ ہوگی۔

غرض تمام حضرات یہاں (مجلس عمومی) کے اجلاس سے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کے اس پیغام کو پلے باندھ کر جائیں کہ باہمی اعتماد کے ساتھ دینی خدمت کے جذبہ سے کام کو آگے بڑھائیں۔ مبلغین کو مرکز کا نمائندہ خیال فرمائیں اور مبلغین حضرات خدمت و تبلیغ دین کے لئے تمام ساتھیوں کو جوڑ کر رکھیں۔ بھول کر

بھی کسی کی سائیڈ نہ لیں۔ اپنا حکم چلانے، رائے دینے کی بجائے خود کو اتنا قابل اعتماد بنائیں کہ تمام ساتھی انہیں اپنا سمجھیں۔ مبلغ فریق بن جائے تو مجلس کے کام میں رکاوٹ ہوگی۔ تمام ساتھی اس کا لحاظ فرمائیں اور اپنے بزرگوں کے اس کام کے لئے قائم کردہ منہج کو کبھی ترک نہ کریں۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مرکزی شوریٰ کے فیصلہ کی روشنی میں امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے تقرر کی توثیق کرائی۔ آئندہ سہ سال کے لئے دو مرکزی نائب امراء مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا سید محمد سلیمان بنوری کے نام پیش کئے۔ جنہیں متفقہ طور پر آئندہ تین سال کے لئے مرکزی نائب امیر بالاتفاق منتخب کرلیا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے مجلس کی تشکیل و پالیسی کے متعلق مجلس کی روایات کی بابت ایمان افروز گفتگو فرمائی۔ حضرت الامیر مدظلہم نے ناظم اعلیٰ کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا اعلان فرمایا اور یوں مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا پر اجلاس بخیر و خوبی تکمیل کو پہنچا۔

مجلس عمومی کے اجلاس کے شروع ہوتے ہی مولانا قاضی احسان احمد دو تین مبلغین حضرات کے ہمراہ اسٹیج پر تشریف لے گئے تا کہ کانفرنس کی کارروائی بروقت شروع ہو سکے۔

۲۸ر اکتوبر ۲۰۲۲ء صبح ساڑھے نو بجے نشست ہشتم:

صدارت: مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

تلاوت: قاری احسان اللہ فاروقی

نعت: جناب محمد سمیع لاہور، جناب امین اللہ

بیان: مولانا عادل خورشید، مولانا جمال مصطفیٰ لاڑکانہ، مولانا تجمل حسین مبلغ نواب شاہ، مولانا حمید اللہ جان بنوں، مولانا نذر محمد چاغی، مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص، مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر، حافظ محمد اویس متعلم مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا راشد مدنی ٹنڈو آدم، حضرت سائیں مولانا عبدالمجیب قریشی بیر شریف، مولانا حمزہ لقمان ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا اویس احمد کوئٹہ، مولانا محمد عارف شامی گجرانوالہ۔

قراردادیں: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی خلف الرشید مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے بیان پر اس نشست کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد جمعہ کی پہلی اذان پبلک پارک میں ہوئی۔ امسال پبلک پارک، جامع مسجد ختم نبوت، ہال، صحن و گراؤنڈ، سڑک اور جلسہ گاہ تینوں مقامات پر بڑے اہتمام کے ساتھ صفوں کے اتصال کا انتظام کیا

گیا۔حق تعالیٰ شانہ نے کرم فرمایا کہ تینوں گراؤنڈ مسجد و مدرسہ کے درمیان کی روڈ سمیت بلامبالغہ بہت بڑے اجتماع نے ایک ساتھ ایک امام کے پیچھے جمعہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ فیصلے کے مطابق امسال جمعہ کا خطبہ وامامت حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے فرمائی۔ پہلی صف میں امام کے پیچھے حضرت الامیر مدظلہم، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ سمیت علماء ومشائخ کی جماعت صف آراء ہوئی۔اذان ثانی ہوئی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا پبلک گراؤنڈ، دونوں مدرسہ کے گراؤنڈ، جامع مسجد کے سپیکر باہم جوڑ دیئے گئے تھے۔پوری کالونی علاقہ کا ماحول خطبہ جمعہ کی آواز سے گونج اٹھا۔سامعین وشرکاء، نمازیان خورد وکلاں، مہمانان ومقیمین سبھی اس نورانی ماحول میں ایسے قابل رشک روحانی رنگ میں رنگے نظر آتے تھے، تکبیر ہوئی، جماعت کھڑی ہوئی۔امام نے اللہ اکبر کہا، محمود، ایاز رب کریم کے حضور ایک ساتھ صف بستہ ہوگئے۔ بہت خوبصورت اور تعدیل ارکان کے ساتھ لاکھوں خلق خدا کا ایک ساتھ نماز پڑھنا مدتوں تو یہ نظارے تاریخ کا سنہری حصہ رہیں گے۔اس کی یادوں سے آنے والی نسلیں سرفخر سے بلند کئے رکھیں گی۔نماز کے دوران رکوع وسجدہ کے لئے مکبّرین کی تکبیروں سے پورے ماحول میں رب کریم کی کبریائی کا ایسا ارتعاش پیدا ہوتا کہ پورا ماحول گونج اٹھتا۔نماز مکمل ہوئی احتراماً مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دعا کے لئے مائیک حضرت الامیر مدظلہم کے سپرد کیا۔آپ نے دعا کرائی۔اس منظر پر بعض جنونی دوستوں کو دعا کے دوران بھی نعروں کی گونج کا غلبہ سوار رہا۔نماز کے بعد اکثر اجتماع رش کے باعث اس گراؤنڈ میں سکرینوں کے سامنے محوسماع ہوا۔ بہت سارے دوست جلسہ گاہ اسٹیج کے سامنے حاضری کے لئے عازم ہوئے۔قیادت جس وقت اسٹیج پر پہنچی تو پنڈال میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ جمعہ سے پہلی نشست کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔اس اجلاس میں صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محبّ اللہ، مولانا مفتی محمد حسن اور دیگر اکابر نے مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے تخصص فی الافتاء وعلوم ختم نبوت سے فارغ التحصیل ہونے والے مفتیان کرام کی دستار بندی کرائی۔

سال ہفتم شرکاء تخصص فی الافتاء وعلوم ختم نبوت ۴۳-۱۴۴۲ھ (۲۰۲۱ء)

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام مع ولدیت	ضلع
۱۲۹	۱	مولانا محمد اسلم بن مولوی عبدالغفور	سرحد
۱۳۰	۲	مولانا نیاز احمد بن قادر بخش	سندھ
۱۳۱	۳	مولانا ابوبکر بن محمد افضل	مظفرگڑھ

۱۳۲	۴	مولانا محمد علی بن مست علی	سندھ
۱۳۳	۵	مولانا محمد فیصل حیات بن ظہور احمد	چنیوٹ
۱۳۴	۶	مولانا محمد عبداللہ بن سمیع اللہ	کراچی
۱۳۵	۷	مولانا محمد اسامہ بن خالد محمود	سندھ
۱۳۶	۸	مولانا ارشاد بن خدا بخش	مظفر گڑھ
۱۳۷	۹	مولانا محمد سلیم بن غلام اصغر	مظفر گڑھ

سال ششم میں فارغ التحصیل علماء شرکاء دورہ حدیث ۴۳-۱۴۴۲ھ (۲۰۲۱ء)

نمبر مسلسل	نمبر شمار	نام مع ولدیت	ضلع
۸۴	۱	مولانا محمد عابد بن محمد نواز	چنیوٹ
۸۵	۲	مولانا محمد مجاہد بن محمد اسلم	شیخوپورہ
۸۶	۳	مولانا محمد زبیر بن محمد اسلم صابر	چنیوٹ
۸۷	۴	مولانا محمد سہیل بن راز محمد	ڈیرہ غازی خان
۸۸	۵	مولانا محمد اصغر بن ایاز احمد	خان پور
۸۹	۶	مولانا محمد سلیمان بن رشید احمد	خان پور
۹۰	۷	مولانا محمد شکیل بن نصیر احمد	خان پور
۹۱	۸	مولانا محمد آصف بن عاشق حسین	خان پور
۹۲	۹	مولانا محمد صدیق بن سعید احمد	خان پور
۹۳	۱۰	مولانا عبدالرحمٰن بن صوفی بخش	بہاول پور

(نوٹ) کانفرنس کے موقعہ پر حفظ القرآن الکریم کا وفاق المدارس سے امتحان پاس کرنے والوں کی دستار بندی بھی کرائی جاتی ہے۔امسال تعلیمی کمیٹی کے حضرات نے فیصلہ کیا کہ حفظ کے طلباء حفاظ کرام کی دستار بندی ختم بخاری شریف کے موقع پر کرائی جائے گی۔

۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد از جمعہ آخری نشست، نشست نہم

صدارت: صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ۔

تلاوت: حضرت قاری مشتاق احمد قصور نعت: حافظ نادر شاہ چارسدہ۔

بیانات: امیر محترم حضرت خاکوانی صاحب مدظلہم، مولانا عبیدالرحمٰن انور امیر مجلس تلہ گنگ،

مولانا عبدالماجد صدیقی خانیوال، پروفیسر محمد مکی حبیب المدارس علی پور، قاری اکرام الحق مردان۔

اختتامی دعا: صدر اجلاس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔

دعا کے متصل بعد ہی اذان عصر کہی گئی۔ جماعت اور دعا کے بعد قافلوں کی واپسی کا عمل شروع ہوا۔ یوں اکتالیسویں سالانہ ختم نبوت چناب نگر کانفرنس خیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی منظور شدہ قرار دادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اکتالیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعووین، مندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری اور تعاون سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع اسلامیان پاکستان کو یقین دلاتا ہے کہ قانون توہین رسالت، قوانین تحفظ ختم نبوت اور اسلامی دفعات کا ہر قیمت پر دفاع کیا جائے گا۔

☆...... یہ اجتماع قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے درخواست گزار ہے کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ان کے مظالم کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ان کی آبادی کے تناسب سے الگ الگ کوٹہ مقرر کیا جائے اور مسلمانوں کے کوٹہ ملازمت کے لئے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی روشنی میں قادیانی عبادت گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں اور قادیانیوں کو قانون کی روشنی میں اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور مزید برآں دوسری اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو سٹیٹ در سٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اوراس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

☆...... امسال کانفرنس کے موقع پر مجلس عمومی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں متفقہ طور پر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ اور صاحبزادہ مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری مدظلہ کو نائب امیر منتخب کیا گیا۔

☆...... کانفرنس میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کی آمد پر سامعین نے کھڑے ہوکر استقبال کیا۔

☆...... کانفرنس میں ملک بھر سے شرکاء کرام نے قافلوں کی صورت میں جوق در جوق شرکت کی۔

☆...... امسال پہلی مرتبہ کوئٹہ سے دس بڑی لگژری گاڑیوں میں چھ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔

☆...... کانفرنس میں ختم نبوت کی اہمیت وضرورت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ واہل بیتؓ، حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان سمیت متعدد موضوعات پر خطابات ہوتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں تمام شہدائے ختم نبوت کے جرأت مندانہ کردار کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا تذکرہ خیر بھی کیا گیا۔

☆...... کانفرنس میں قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، جناب ذوالفقار علی بھٹو اور اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار سمیت ممبران اسمبلی کا تذکرہ خیر ہوتا رہا۔

☆...... معروف شعراء ونعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی حالت میں جھومتے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس میں مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے فضلا علماء کرام اور مفتیان کرام کی دستار بندی کا سماں قابل دید وقابل رشک تھا۔

☆...... کانفرنس میں پیر طریقت حضرت مولانا سائیں عبدالکریم قریشیؒ کے جانشین حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی مدظلہ، حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ کے جانشین مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کے جانشین صاحبزادہ مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی، شہید ختم نبوت حضرت

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا یحییٰ لدھیانوی، مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زاہد الراشدی، مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا قاضی ارشد الحسینی، خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ مدثر محمود تونسوی، خانقاہ عالیہ سیال شریف کے صاحبزادہ خواجہ نظام الدین سیالوی، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا اشرف علی، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا مفتی محمد طیب، مولانا ضیاء القاسمیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا پیر عتیق الرحمٰن ہزاروی، مولانا حبیب اللہ یا کیوالیؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا پروفیسر محمد مکی، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے جانشین مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا عبدالحفیظ مکی کے جانشین مولانا محمد عمر مکی، خطیب بلوچستان مولانا عبدالواحدؒ کے جانشین صاحبزادہ مولانا مفتی محمد احمد، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی چوک منڈا کے جانشین صاحبزادہ مولانا سعید اللہ اشرف نے شرکت کر کے اپنے بزرگوں کے مشن کو زندہ جاوید رکھنے کا عزم کیا۔

☆...... سیکورٹی پر مقرر رضا کاران ختم نبوت شرکاء کانفرنس کے ساتھ نظم وضبط، اپنائیت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔

☆...... حسب سابق شرکاء کانفرنس کے لئے خوردونوش، رہائشی کمروں، کواٹروں اور چھولداریوں سمیت معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کا اہتمام کیا گیا۔

☆...... امسال پنڈال کے قریب مسلم پارک کو مکمل طور پر عمدہ اور قد آور سائبان کی چھت سے ڈھانپ دیا گیا جو کہ شرکاء کانفرنس کے لئے جلسہ گاہ کا کام دیتا رہا۔

☆...... امسال صرف کانفرنس کے پنڈال کے لئے تیس تیس فٹ لمبی ۲۷۵ نئی صفیں خرید کی گئیں۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال میں امسال ایک سو بیت الخلاء کا اضافہ کیا گیا۔

☆...... پوری مسلم کالونی، چنیوٹ کے جامعات، لالیاں، احمد نگر اور چنیوٹ کے علماء کرام شرکاء کانفرنس کے لئے میزبانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

☆...... شرکاء کانفرنس کے لئے پچپن پکی پکائی پلاؤ کی دیگیں احباب مسلم کالونی کی جانب سے بھجوائی گئیں۔

☆...... کانفرنس کے اختتام پر مسلم کالونی سے غربی جانب کالووال موڑ تک اور شرقی جانب چنیوٹ شہر تک مسلسل گاڑیوں کی لائن نے منی رائیونڈ کا سماں قائم کر رکھا تھا۔

عازمان حرم ...... بحضور سید الانام ﷺ

حمید صدیقی لکھنوی

نوید لطف وکرم سن کے خاص وعام چلے
کشاں کشاں بدر رحمت تمام چلے

حضور ساقی کونین تشنہ کام چلے
بفیض شوق وطلب میکدہ بجام چلے

نظر نظر کو بنائے ہوئے پیام چلے
نفس نفس میں لئے ہدیہ سلام چلے

جلو میں لیکے مرادوں کا ازدحام چلے
عجیب شان سے سرکار کے غلام چلے

زفرق تا بقدم سرخوشی ومدہوشی
نسیم صبح کے مانند خوش خرام چلے

کبھی کمال ادب سے قدم اٹھا نہ سکے
کبھی وفور محبت میں تیز گام چلے

نہ رک سکے کسی عالم میں عازمان حرم
سحر کے وقت چلے کچھ قریب شام چلے

سرور کیف تصور میں کھوئے کھوئے سے
خراب حال حضور شہ انام چلے

جو ملتجی نسیم کرم تھے مدت سے
وہ لے کے خود دل پر شوق کا پیام چلے

کشاکش غم دوراں سے ہوکے بے پروا
لئے ہوئے طلب راحت دوام چلے

جنہیں صنم کدۂ دہر میں اماں نہ ملی!
وہ جانب حرم سید الکرام چلے

رہ طلب کے مزے کچھ وہی اٹھائیں گے
جو منزلوں پہ بھی کرتے ہوئے قیام چلے

وہ اہل دل کا یکے بعد دیگرے بڑھنا
کہ جیسے بادۂ عرفان کا دور جام چلے

حبیب پاک کے روضے کی جالیوں کی طرف
دلوں میں لے کے تمنائے استلام چلے

پئے اسلام مواجہ کی سمت یوں بڑھنا
کہ جیسے باد بہاری سبک خرام چلے

دیار پاکی حبیب خدا میں لازم ہے
قدم قدم بصد آداب واحترام چلے

حمید عید ہے ان رہروان طیبہ کی
جو لوٹنے کو بہار مہ صیام چلے

(ماہنامہ دارالعلوم مئی ۱۹۶۲ء ص ۴۶)

نبوی لیل ونہار ...... مسنون دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جمعہ کے دن استغفار کا استحباب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رحمت عالم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جو مسلمان اس میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اس گھڑی میں وہ اللہ پاک سے جو کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے اس گھڑی کا مختصر ہونا بیان فرمایا۔

کس وقت میں استغفار بہتر ہے: حضرت رفاعہ بن عرابۃ الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا نصف یا دو تہائی وقت گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے بندوں سے اپنی ذات کے سوا کچھ نہیں چاہتا (یعنی وہ صرف میری عبادت کریں) ''ھل من مستغفر فاغفر لہ '' کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرنے والا تاکہ میں اسے بخش دوں ''من ذالذی یدعونی استجب لہ '' کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ ''من ذالذی یسئلنی اعطیہ '' کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں۔ طلوع فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ایک روایت میں ہے ''من ذالذی یسترزقنی ارزقہ '' کون ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اسے روزی عطاء فرماؤں۔ ایک روایت میں ہے ''الا من مریض یستشفی فیشفیٰ '' کون ہے بیمار جو شفا مانگے اسے شفا دی جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ سورج کے بلند ہونے تک یہی کیفیت رہتی ہے۔

دعائے حاجات: حضرت ابوالاحوص نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاجت کے وقت تشہد کی تعلیم دی: ''ان الحمدللہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھدان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ''

اور تین آیات پڑھنے کی تلقین فرمائی: (۱) ''یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولاتموتن الا وانتم مسلمون '' (۲) ''یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ واتقوا اللہ الذی تساء لون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا '' (۳) ''یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا '' ان تین آیات کے پڑھنے کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کرلے اللہ پاک پوری فرمائیں گے۔ (عمل الیوم واللیۃ امام نسائی)

خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کی حاضری

مولانا اللہ وسایا

قبلہ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ عالیہ پر فقیر کی پہلی حاضری حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہوئی۔ نصیر الملّت حضرت پیر نصیر الدین گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت سجادہ نشین تھے۔ ان کے کمرہ خاص میں ملاقات تھی۔ انہوں نے دعوت بھی کی۔

ایک بار حاضری حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یاد ہے۔ تب بھی سجادہ نشین حضرات نے میزبانی سے نوازا۔ ایک بار مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کے ہمراہ اسلام آباد کی کسی اے. پی. سی کے اجلاس میں دعوت کے لئے حاضری ہوئی۔ حضرت پیر نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے شرکت کا وعدہ فرمایا۔ اگلے روز کسی عذر سے خود تو تشریف نہ لائے، البتہ معذرت کا حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے نام خط تحریر کیا اور اپنی نمائندگی کے لئے ساتھی بھی بھیجا۔ چند بار خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف پر ختم نبوت کانفرنسوں پر فقیر کو حاضری کا حکم کیا گیا، بیانات بھی ہوئے۔ ایک بار حضرت قاری محمد امین صاحب محلّہ ورکشاپی والوں کے ساتھ حاضری یاد پڑتی ہے۔ ایک بار حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بھی حاضری کا یاد ہے۔ کتنی بار حاضری ہوئی؟ مکمل تعداد اور تاریخیں تو مستحضر نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا ایک بڑا نام لاہور کے جناب بابو پیر بخش لاہوری (جنرل پوسٹ ماسٹر) تھے۔ اپنی ریٹائرمنٹ فروری ۱۹۱۲ء سے وفات مئی ۱۹۲۷ء تک وہ قادیانیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح سینہ سپر رہے۔ ان کی تیئس سے زائد کتب ورسائل عالمی مجلس نے گزشتہ برسوں شائع کیں۔ اس دوران میں خیال ہوا کہ بابو پیر بخش لاہوری ایک ماہوار رسالہ ''تائید الاسلام'' لاہور سے شائع کرتے تھے۔ اس کی فائل مکمل کر کے ردقادیانیت کا اس سے مواد لے کر اسے بھی شائع کر دیں۔ ماہنامہ ''تائید الاسلام'' لاہور کی فائل کی تکمیل کے لئے بلامبالغہ دسیوں لائبریریوں کا سفر ہوا۔ ابھی گزشتہ ہفتہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۲ء کو پنجاب یونیورسٹی بھی جانا ہوا۔ جناب محترم پیر رضوان نفیس نے قیادت فرمائی۔

۲۵/ستمبر ۲۰۲۲ء کو خانقاہ گولڑہ شریف بھی حضرت پیر اظہار الحق بخاری، حضرت قاضی مولانا ہارون رشید کے ہمراہ حاضری ہوئی۔ چونکہ اگلے دن حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شروع ہو رہا تھا، کام کے شدید رش کے باعث لائبریری بند تھی۔ اب آخری بار ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۲ء کو حاضری ہوئی۔ اس کے لئے

پیشگی انتظام جناب سید اظہار الحق بخاری نے یہ کیا کہ خانقاہ شریف کے ایک مسترشد جناب ملک فلک شیر صاحب فلکی کی معرفت لائبریری کے انچارج محترم انوار احمد چشتی کو اطلاع کر دی گئی کہ وہ لائبریری میں موجود ہوں۔ پیر سید اظہار بخاری، جناب فلک شیر، مولانا قاضی ہارون رشید، مولانا عتیق الرحمٰن، جناب حافظ عبدالستار اور فقیر راقم چھ رکنی وفد خانقاہ شریف حاضر ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت پیر نظام الدین جامی سے ملے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتا کے سامنے ان کے قدموں میں بیٹھنا تو زہے نصیب، فقیر تو خانقاہ عالیہ کے کسی ادنیٰ خادم کے سامنے بھی فرش پر بیٹھنا اعزاز سمجھتا ہے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن راہوں سے گزرتے تھے اور ان کے قدم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس راہ گزر پر لگے تھے، ان کی جاروب کشی بھی سعادت سمجھتا ہوں۔

قبلہ حضرت پیر نظام الدین جامی نے لنگر کھا کر اور ملاقات کر کے جانے کا جناب سید اظہار الحق بخاری کو پابند فرمایا۔ انہوں نے وعدہ کرلیا۔ پہلے عرض کیا ہے کہ کئی بار خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف حاضری کی سعادت ہوئی لیکن حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدیم خانقاہ آپ کے مطالعہ وتصنیف وتبلیغ اور استراحت کے حصہ کی پہلی بار زیارت ہوئی۔ حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی لائبریری بھی انہی حجروں میں ہے۔ پرانے طرز کے بنے ہوئے کمروں میں جانے کے لئے چند سیڑھیاں چڑھ کر جانا ہوا۔ حضرت کے ان ذاتی کمروں، لائبریری اور تبرکات کی نگرانی جناب انوار احمد چشتی صاحب کے ذمہ ہے۔ وہ ایک منکسر المزاج بااخلاق بزرگ ہیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر اس حصہ میں داخل ہوں تو دائیں بائیں دو کمرے ہیں۔ درمیان کے رہگزر کمرہ میں دونوں کمروں کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسی رہگزر درمیان کے کمرہ سے سیڑھیوں کے بالمقابل مشرق کی جانب برآمدہ ہے جس سے ہوا، روشنی کے علاوہ وضوء ودیگر ضروریات کا کام لیا جاتا ہے۔

جناب انوار احمد چشتی صاحب نے پہلے ایک کمرہ کھولا جہاں قبلہ عالم حضرت پیر صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے تبرکات، چارپائی، بستر استعمال شدہ پارچات، پگڑیاں، ٹوپیاں، کرتے، تہبند، صدری، واسکٹ، کوٹ، گرمی سردی کے دوسرے کپڑے، وضوء کا سامان، عصاء، پاپوشوں کے کئی جوڑے، بہت ساری اشیاء پر مشتمل خوبصورت چھوٹا سا میوزیم بنا دیا گیا ہے جو بند رہتا ہے۔ خواص کو کبھی موقع ملتا ہوگا۔ البتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ان چیزوں کو عمومی زیارت کے لئے سلیقہ سے باہر لایا جاتا ہے۔ اس کمرہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اس کمرہ کے چاروں طرف فرش تا چھت، لکڑی کی الماریوں میں حضرت قبلہ کی زیر استعمال کتب کا نفیس فریموں والے شیشہ لگے دروازوں سے موتیوں کی طرح سجی سجائی عمدہ جلدوں میں محفوظ کتب کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

اب دوسرے کمرہ کا دروازہ کھولا گیا۔ اس میں داخل ہوئے۔ عمدہ نفیس قالین کے فرش پر چاروں طرف لکڑی کے فریم میں شلفیں بنائی گئی ہیں۔ اوپر شیشہ لگا کر فرش تا سقف کتب فن وار رکھی گئی ہیں۔ چاروں طرف نظر گھمائی تو سواڈیڑھ صدی کی تاریخ سامنے نظر آنے لگی۔ محترم انوار احمد چشتی بہت ہی مرنجان مرنج محبتوں والے انسان ہیں۔ کمرہ میں ایک میز کرسی مطالعہ کے لئے موجود تھی۔ بتکرار و باصرار محبت واخلاص سے اس کرسی پر بیٹھنے کا انہوں نے حکم فرمایا۔ فقیر نے ایک سیکنڈ میں فرش پر نشست جمالی۔ میرے خیال میں تھا کہ وہ کتابیں جو پیر صاحب کے ہاتھوں اور جھولی کو لمس کرنے کا اعزاز رکھتی ہیں، انہیں میز پر رکھ کر پڑھنے کی بجائے جھولی میں رکھ کر ان پر جھک کر ان کو پڑھنا چاہئے۔ فقیر کا فرش پر بیٹھنا تھا کہ محترم انوار احمد چشتی صاحب نے فرمایا کہ قبلہ عالم پیر صاحب گولڑہ شریف اسی جگہ (جہاں فقیر بیٹھا تھا) بیٹھ کر مطالعہ فرماتے تھے۔ اس کے ساتھ کی جگہ کے لئے فرمایا کہ یہاں ''مچ'' ہوتا تھا یعنی سردیوں میں کمرہ کو گرم رکھنے کے لئے آگ جلائی جاتی تھی۔

قارئین محترم! ہے کوئی سعادتوں کی انتہاء کہ پیران سیال شریف، پیران تونسہ شریف، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد غازی (رحمۃ اللہ علیہم) نہ معلوم کون کون سے حضرات نے اس کمرہ کو قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ لیجئے! اب محترم جناب انوار احمد صاحب نے چھت کے قریب کی سلفوں کے دو خانوں سے ردقادیانیت کی کتب اتار کر میز پر رکھنا شروع کیں۔ محترم مولانا حافظ عتیق الرحمٰن نے وہ تھوڑی تھوڑی فقیر کو پکڑانی شروع کیں۔ اس فن کی ایک ایک کتاب کے دیدار سے قلب وجگر سیراب ہوئے۔ روح کو بالیدگی، آنکھوں کو نور، ایمان کو جلاء، جذبہ تحفظ ختم نبوت کو پرواز نصیب ہوئی۔ خواجہ تاش حضرات! کئی دہائیوں سے اس خانقاہ شریف کی زیارت وحاضری کا اعزاز نصیب ہوا۔

آج حضرت قطب عالم کی جگہ ان کے مشن کے تحفظ کے لئے وہی کتب جو آپ کے زیر استعمال رہیں، فقیر کی جھولی میں تھیں۔ ہے نوازشات کی کوئی انتہاء! تمام کتابوں کو دیکھا۔ بعض کے ٹائٹل کے عکس لئے۔ بعد میں قبلہ چشتی صاحب نے ردقادیانیت کی کتب کی فہرست بھجوادی۔ مولانا عتیق الرحمٰن نے ملتان دفتر بیٹھ کر ٹائٹل اور فہرست کا مجلس کی لائبریری کی کتب سے تقابل کیا۔ کیا آپ مزید سعادت نہیں سمجھیں گے کہ حضرت قبلہ عالم کی لائبریری میں موجود تمام کتب ردقادیانیت مجلس ملتان کی لائبریری میں نہ صرف موجود ہیں، بلکہ انہیں ''احتساب'' و''محاسبہ'' میں شائع بھی کر چکے ہیں۔ زہے فضل باری تعالیٰ!

ہاں! البتہ ہم نے حضرت قبلہ پیر صاحب کی تصنیفات کو شائع اس لئے نہیں کیا کہ وہ برابر خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف سے شائع ہو رہی ہیں اور پاکستانیوں کی دسترس میں ان کا حصول ہے۔ کوئی دقت نہیں۔ البتہ

ہندوستان میں یہ کتابیں قبلہ پیر صاحب کی تصنیفات ردقادیانیت میسر نہیں۔ اس کمی کو مکتبہ تراث الاسلامی دیوبند نے یوں پورا کیا کہ احتساب قادیانیت کی ترتیب جدید کی اشاعت کی پہلی جلد میں حضرت قبلہ عالم کی ردقادیانیت پر کتب کو اس خوبصورت طور پر شامل کر دیا ہے کہ صاحب ذوق کتب بین عش عش کر اٹھتا ہے۔ فقیر کے پاس انڈیا کا نسخہ ساتھ ہوتا تو خانقاہ شریف کے حضرات دیکھ کر جھوم جھوم جاتے۔

اب کتب کی زیارت سے فارغ ہوئے۔ نیچے اترے۔ انہی راہوں سے ہمیں حضرت نصیرالملّت حضرت پیر نصیرالدین کے کمرہ خاص میں لے جایا گیا۔ وضوء کے عمل سے فارغ ہوئے۔ دستر خوان لگا۔ لنگر کھایا۔ وہاں سے مسجد شریف گئے۔ مسجد شریف کے جنوب میں پہلے حضرات خانقاہ عالیہ گولڑہ شریف کے حضرات کے مزارات، قبلہ حضرت عبدالحق گیلانی، قبلہ حضرت نصیرالملّت نصیرالدین گیلانی کی مزارات پر فاتحہ پڑھی۔ پھر حضرت قبلہ عالم کے مزار مبارک پر سراپا عجز بنے۔ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ دعاء کی۔ بس کیفیات کا نہ پوچھئے۔ اب مسجد شریف میں گئے۔ جماعت ظہر ہو چکی تھی۔ ہم نے اپنی نماز باجماعت حضرت مولانا قاضی ہارون رشید کی امامت میں اداء کی۔ مسجد شریف کے شمال کی جانب علیحدہ عمارت میں حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے والد گرامی اور مولانا محمد غازی صاحب کے مزارات پر فاتحہ پڑھی۔ خانقاہ شریف کے شمال میں بڑی دیوار کے عقب میں حضرت قبلہ گولڑوی کی والدہ مرحومہ کے مزار پر فاتحہ کہی۔ اب واپسی پر فقیر کے خیالات وجذبات کیا تھے، ایک ساتھی نے پوچھ لیا، دورہ کیسا رہا؟ فقیر یک دم رکا ہی نہیں بلکہ ٹھٹکا بھی۔ تمام ساتھیوں کے قدم رک گئے۔ فقیر کی زبان سے بے ساختہ نکلا: ''اللہ رب العزت کی بے پایاں رحمت سے کیا بعید ہے کہ وہ حضرت قبلہ پیر صاحب کی روح پرفتوح پر منکشف کر دیں کہ ان کے مشن کا ایک ادنیٰ نوکر اور ان کا غلام وخادم ان کے دردولت پر قدموں میں حاضر ہے۔''

یہ کہہ کر رک گیا۔ ورنہ مقطع یہ تھا کہ: ''کردگار کی رحمت کے پیر صاحب کی روح پرفتوح پر انکشاف کے بعد پیر صاحب کیا خوش ہوتے کہ اس پر رب غفار بھی خوش ہو جاتے تو فقیر کا کام بن جاتا۔'' بہرحال اس کلام کے بعد بوجھل دل کھل گیا اور قدم اٹھانے بھی سہل ہو گئے۔ شاداں وفرحاں کامیاب وکامران اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد سے باہر آئے۔ دروازہ پر حکم ملا کہ قبلہ عالم صاحب کے پڑپوتا اور اس وقت صدر نشین جناب پیر نظام الدین جامی کا حکم ہے کہ جاتے ہوئے مل کر جانا ہے۔ اب ملاقات کے کمرہ میں وہ مریدوں میں گھرے تھے۔ ہمیں خادم ان سے اگلے خاص کمرہ میں لے گیا جو قبلہ پیر صاحب کی استراحت کا کمرہ خاص ہے۔ انتہائی ایک خستہ پلنگ کے علاوہ وہاں فقیری ہی فقیری نظر آئی۔ ان کی سادگی، درویشی نے دل پر اثر کیا۔ پیر صاحب جلدی میں مریدوں سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ ہمارے ساتھ فرش پر تشریف فرما ہو گئے۔

تاثرات پوچھے۔ لائبریری کی بابت اور ''احتساب'' و ''محاسبہ'' کے بارہ میں فقیر نے عرض کیا۔ بشاشت قلبی کے ساتھ نوازا۔ سید اظہار الحق بخاری ان سے محو گفتگو رہے۔ اس موقعہ پر فقیر سے ایک دوست نے کہا کہ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کی دعوت دی جائے۔ فقیر نے عرض کیا کہ دفتر سے چلتے ہوئے صرف لائبریری کی زیارت کا ارادہ کیا تھا۔ اب کانفرنس کی دعوت کو ضمنی طور پر بیان کرنا سوئے ادبی سمجھتا ہوں۔ اگلے سال زندگی رہی تو فقط اس کے لئے سفر ہوگا۔

اجازت لی۔ قبلہ پیر صاحب مریدوں میں چلے گئے۔ ہم باہر آ گئے۔ قبلہ عالم کی تصنیفات جو طبع شدہ وہاں سے مل جاتی ہیں، ان کا سیٹ جناب فلک شیر فلکی کے توسط سے حاصل کیا اور مغرب کے قریب دینہ ختم نبوت کانفرنس میں آ شریک ہوئے۔

اکرام اللہ خان نیازی کا وصال

اکرام اللہ خان نیازی، احرار راہنماء صوفی عبدالرحیم خان نیازی موسیٰ خیل کے خاندان کے فرد تھے۔ انتہاء درجے کے سادہ لوح انسان تھے۔ سادگی کی وجہ سے ۱۹۸۸ء میں قادیانیوں نے ان کو اپنے چکر میں پھنسانے کی کوشش کی۔ قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر سے اکرام اللہ خان نیازی کی خط وکتابت کرائی گئی۔ اسی دوران اکرام اللہ خان نیازی کی بندہ (دین محمد فریدی) سے ملاقات ہوئی۔ میں بھی نہ سمجھ سکا کہ اس نوجوان پر قادیانیت اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ میں اس کو قادیانیوں کی اسلام دشمنی کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ اس دوران اس نے سمجھ لیا کہ قادیانیت ایک اسلام دشمن تنظیم ہے۔ آخر کار تعلق جو احرار راہنماء صوفی عبدالرحیم خان نیازی کے گھرانے سے تھا۔ اکرام اللہ خان نیازی کے والد محمد نواز خان نیازی ہیڈ ماسٹر رہ چکے تھے اور ڈپٹی ایجوکیشن کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کا بہنوئی کالج کا پرنسپل تھا۔ اکرام اللہ خان نیازی نے مرزا طاہر کا خط جو بیعت کے لئے آیا تھا وہ مجھے لا کر دیا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ معاملہ تو بہت آگے جا چکا ہے۔ اللہ نے فضل فرمایا کہ اکرام اللہ خان نیازی کا ایمان بچ گیا اور انہوں نے قادیانیت پر لعنت بھیج دی۔ اکرام اللہ خان نیازی کا توبہ نامہ ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۷ شمارہ ۳۸ پر موجود ہے۔ ۴؍اگست کو اکرام اللہ خان نیازی کسی کام سے گھر سے باہر آئے۔ غنی میڈیکل سٹور پر دل میں تکلیف محسوس ہوئی تو پیدل ہی گھر کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ہی شدت تکلیف سے بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ہسپتال لے گئے لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے رب کائنات کو پیارے ہوگئے۔ ۵؍اگست ۲۰۲۲ء کو ان کی نماز جنازہ ہوئی۔ بلاشبہ اکرام اللہ خان نیازی جو کہ عشق نبوی ﷺ سے مکمل سرشار ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ اکرام اللہ خان نیازی کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (ڈاکٹر دین محمد فریدی)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

واہ میاں: ایک مشاعرے میں فراق کے بعد سامعین کی طرف سے ایک نوجوان شاعر زبیر رضوی کا کلام سننے کی فرمائش کی گئی۔ مشاعرے کے سیکرٹری نے زبیر کو مائیک پر بلایا تو وہ نہایت نیاز مندی سے شرماتے ہوئے کہنے لگے: ''قبلہ! فراق صاحب کے بعد میں اپنے شعر کیوں کر پڑھ سکتا ہوں۔'' فراق نے یہ سن کر بڑی نیاز مندی سے کہا: ''واہ میاں! اگر تم میرے بعد پیدا ہوسکتے ہو تو میرے بعد شعر کیوں نہیں پڑھ سکتے۔'' (کشت زعفران ص ۱۳۵)

لذیذ گوشت: شعراء کی ایک دعوت میں فراق گورکھپوری اور جگن ناتھ آزاد پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کھانا ان کے سامنے لایا گیا تو فراق نے آزاد سے مخاطب ہوکر کہا: ''کھائیے آزاد صاحب، نہایت لذیذ گوشت ہے۔'' آزاد نے جواب میں ایک عام سا جملہ چست کیا: ''آپ کھائیے، ہم تو روز کھاتے ہیں۔'' فراق نے فی الفور آزاد کی بات کا جواب دیا: ''لیکن یہ خالص گھی کا پکا ہوا ہے۔'' (ص ۱۳۵)

سائیکل اور ہوائی جہاز: ایک مشاعرے میں فراق گھورکھپوری کی موجودگی میں ایک نوجوان شاعر نے مشاعرے میں ان کی زمین میں غزل پڑھی جس میں ان کا ایک شعر شامل تھا۔ مشاعرے کے بعد فراق نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہا: ''میاں! یہ کیا؟ تم نے میرا شعر اپنی غزل میں ٹانک لیا۔'' نوجوان شاعر نے لاپروائی سے جواب دیا: ''خیال سے خیال ٹکرا گیا ہوگا۔'' فراق طیش میں آگئے اور بولے ''یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک سائیکل ہوائی جہاز سے ٹکرا جائے۔'' (ص ۱۳۶)

گلا اور کلام: دلی کے ایک مشاعرے میں حفیظ جالندھری اپنی ایک غزل سنا رہے تھے کہ فراق گورکھپوری نے دفعتاً بلند آواز سے کہنا شروع کیا: ''واہ حفیظ پیارے! کیا گلا پایا ہے، میرا سارا کلام لے لو مگر اپنی آواز مجھے دے دو۔'' حفیظ فوراً شعر ادھورا چھوڑ کر بولے: ''جناب فراق صاحب! میں آپ کا نیاز مند ہوں، میری آواز تو کیا آپ مجھے بھی لے لیجئے لیکن خدا کے لئے مجھے اپنا کلام نہ دیجئے۔'' (ص ۱۳۷)

بڈھے کا فوٹو: مولانا انور صابری اپنے زمانے کے بہت مقبول شاعر تھے۔ ان کے آتے ہی لوگ ان کے کلام کا مطالبہ کرنے لگتے تھے۔ ایک مشاعرے میں جب وہ شعر پڑھنے کے لئے مائیکروفون کے قریب آئے تو بہت سے فوٹو گرافر ان کا فوٹو لینے کے لئے آگے بڑھے تو انہوں نے از راہ انکسار کہا: ''مجھ

بڈھے کا فوٹو کیا لیتے ہو، نوجوان حسینوں کا فوٹو لو۔'' پنڈت ہری چند اختر پاس ہی موجود تھے، فوراً چہک کر بولے: ''آپ کا فوٹو لے رہے ہیں، بچوں کو ڈرانے کے لئے۔'' (ص۱۴۰)

چار پائے کا: کسی مشاعرے میں ایک ''لحیم وشحیم اور فربہ'' قسم کے شاعر غزل پڑھ رہے تھے۔ وہ ہر شعر کو شروع کرنے سے پہلے کہتے: ''دیکھئے کس پائے کا شعر ہے۔'' جب وہ اس جملے کو تین بار دہرا چکے اور چوتھے شعر کا آغاز پھر انہی الفاظ سے کیا تو ہری چند اختر ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کر بولے: ''چار پائے کا۔''

(ص۱۴۰)

عدم اور وجود: پنڈت ہری چند اختر اور عبدالحمید عدم سالہا سال کے بعد ایک مشاعرے میں اکٹھے ہوئے تو اختر صاحب، عدم صاحب کو پہچان نہ سکے۔ کیوں کہ عدم صاحب اس مدت میں بہت موٹے ہو چکے تھے۔ عدم صاحب یہ جان کر کہ اختر صاحب انہیں پہچان نہیں سکے، ان سے مخاطب ہو کر بولے: ''پنڈت جی! مجھے پہچانا، میں ہوں عدم۔'' پنڈت ہری چند اختر کے منہ سے بے ساختہ نکلا: ''اگر تم عدم ہو تو وجود کیا ہوگا؟'' (ص۱۴۴)

خود بخود: مجاز کافی ہاؤس میں تنہا بیٹھے تھے کہ ایک صاحب، جو ان سے روشناس نہیں تھے، ان کے ساتھ والی کرسی پر آ بیٹھے۔ کافی کا آرڈر دے کر انہوں نے اپنی کن سری آواز میں گنگنانا شروع کیا:

احمقوں کی کمی نہیں غالب　ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

مجاز ان کی طرف دیکھ کر بولے: ''ڈھونڈنے کی نوبت بھی کہاں آتی ہے حضرت! خود بخود تشریف لے آتے ہیں۔'' (ص۱۴۷)

تھی ہی کہاں؟: مجاز جب رانچی کے شفاخانے سے کچھ ماہ بعد لوٹے تو کسی نے پوچھا: ''مجاز صاحب! کیا واقعی آپ کی عقل زائل ہوگئی تھی؟'' مجاز نے سرد آہ بھرتے ہوئے جواب دیا: ''برادر! عقل تھی ہی کہاں جو زائل ہوتی؟ عقل ہوتی تو اس ملک میں شاعری کرتے؟'' (ص۱۴۸)

ہیروشیما اور ہما شما: اثر لکھنوی کے بارے میں کیا رائے ہے، مجاز بھائی! مجاز نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیا: ''ایک ایٹم بم تھا جو ہیروشیما پر گرا تھا اور دوسرے اثر لکھنوی ہیں جو ہما شما پر گرتے ہیں''

(کشت زعفران ص۱۵۰)

شوخی تحریر: کسی مشاعرے میں مجاز غزل سنا رہے تھے تو اچانک سامعین میں سے ایک خاتون کی گود میں شیر خوار بچہ زور زور سے چلانے لگا۔ مجاز اپنی غزل کا شعر ادھورا چھوڑتے ہوئے حیران ہو کر پوچھنے لگے: ''نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا؟'' اور محفل کشت زعفران بن گئی۔ (ص۱۵۱)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 11 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے (ذرا تلخ لہجے میں جھنجھلا کر) کہا: عجیب بات ہے! ہم نے تو آپ کے سامنے اپنے دعویٰ کے اثبات کے لئے (تمہارے گھر کے) دو گواہ پیش کر دیئے! اور آپ ہیں کہ بغیر گواہوں اور شہادتوں کے عموم کا دعویٰ کئے جاتے ہیں، اور خواہ مخواہ ایک غلط بات اور ایک غلط دعویٰ کا اصرار کر رہے ہیں۔ دلیل ہے تو پیش کیجئے! ورنہ صاف کہہ دیجئے! کہ میرے پاس اثباتِ دعویٰ کے لئے کوئی دلیل نہیں۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، چپ سادھ لی۔ (مگر چونکہ وہ ’’نسخ‘‘ کا قائل نہیں تھا) پھر اس نے روئے سخن بدلتے ہوئے ایک اور کمزور و بے جان دلیل کا سہارا لیا اور کہا: کہ ’’پطرس‘‘ کے پہلے خط کی ’’پہلی فصل‘‘ کے درس ۲۳ میں لکھا ہے: ’’تم نہ تخم فانی سے بلکہ غیر فانی سے یعنی خدا کے کلام سے جو ہمیشہ زندہ اور باقی ہے از سر نو پیدا ہوئے‘‘

یہ حوالہ پیش کر کے کہا: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا کلام ہمیشہ زندہ اور باقی رہتا ہے اور منسوخ نہیں ہوتا۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: (فاضل مناظر) نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا: کہ کچھ ایسا ہی ’’کتاب اشعیا‘‘ کے باب ۴۰ کے درس (آیت) ۸ میں بھی لکھا ہوا واقع ہے! اور آپ نے بھی اس کو اپنی کتاب ’’میزان الحق‘‘ میں جناب ’’پطرس‘‘ کی عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے اور وہ درس یوں ہے: ’’گھاس پژمردہ ہوتی ہے اور پھول کملا جاتا ہے، پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے۔‘‘

دیکھئے! اس عبارت وقول میں بھی ’’ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے‘‘ واقع ہوا ہے تو اس سے آپ کے گمان کے مطابق یہ بات لازم آتی ہے کہ ’’تورات‘‘ کا کوئی امر و نہی منسوخ نہ ہو! حالانکہ تورات کے سینکڑوں حکم عیسائی مذہب میں منسوخ ہو گئے ہیں۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا: ہاں! تورات تو منسوخ ہے، مگر ہماری بحث تورات کے متعلق نہیں، انجیل کے متعلق ہے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے کہا: ہمارا مقصود یہی ہے کہ ’’پطرس‘‘ کے کلام سے آپ کا مطلب نہیں نکلتا، بلکہ ’’پطرس‘‘ کی سی بات ’’اشعیا‘‘ نے بھی کہی ہے اور پھر بھی آپ اس نسخ کے واقع ہونے کے قائل ہیں۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا: کہ ہم نے ’’پطرس‘‘ کا کلام تائید کے طور پر ذکر کیا تھا، اور ہماری دلیل وہی مسیح علیہ السلام کا قول ہے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے کہا: وہ تو اس پیشین گوئی کی بابت ہے جو اس سے پیش تر مذکور ہے اور اس کے علاوہ ’’متی‘‘ کے پانچویں باب کی آیت ۱۸ میں اسی قول کے موافق جنابِ حضرت مسیح علیہ السلام نے تورات کے حق میں بھی فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

’’کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں! کہ جب تک آسمان وزمین نہ مل جائے ایک نقطہ یا شوشہ تورات کا ہرگز نہ مٹے گا، جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔‘‘

تو کیا اس حوالے کے باوجود بھی تورات کے احکام منسوخ ہوگئے ہیں؟ آپ کیا فرماتے ہیں؟

’’پادری فنڈر‘‘: (کو مجبوراً ’’پطرس‘‘ کا قول چھوڑنا پڑا، اور تورات میں ’’نسخ‘‘ ماننا پڑا تب اس) نے کہا: ہماری گفتگو تورات کے بارے میں نہیں! انجیل کے متعلق ہے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: کیوں آپ تورات کے بارے میں گفتگو نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم تورات اور انجیل دونوں کو یکساں مانتے ہیں۔ اور آپ نے اپنی کتاب ’’میزان الحق‘‘ کے پہلے باب کی دوسری فصل کے عنوان کے تحت یوں لکھا ہے کہ: ’’انجیل اور عہدِ عتیق کی کتابیں کسی وقت میں منسوخ نہیں ہوئی ہیں۔‘‘

تو اس عبارت کے متعلق تمہاری کیا تاویل اور عذر ہے؟ **فما ھو جوابکم ؟ فھو جوابنا!۔**

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا کہ: ہاں! وہاں تو میں نے لکھا ہے، لیکن میری گفتگو اس وقت ’’فاضل مولوی صاحب‘‘ سے صرف انجیل کے بارے میں ہے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا کہ: حواریوں کے عہد میں تورات کے احکام منسوخ ہونے کے بعد چار چیزیں حرام رہی تھیں (۱) بتوں کی قربانی (۲) خون (۳) گلا گھونٹا جانور (۴) اور زنا۔ اب زنا کے سوا بقیہ چیزوں کی حرمت بھی باقی نہیں رہی۔ لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ ’’انجیل‘‘ میں بھی نسخ واقع ہوا۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا کہ: ان چیزوں کی حرمت ہمارے علماء کے درمیان مختلف فیہا ہے۔ بعض علماء تو ان چیزوں کی حرمت کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں، اور بعض قائل نہیں۔ اور ہم بتوں کی قربانیوں کو اب تک حرام جانتے ہیں۔

’’شیخ کیرانویؒ‘‘: نے (اس اعتراف پر کہ بعض علماء منسوخیت کے قائل ہیں)۔ فرمایا کہ: ’’پولوس‘‘ مقدس رومیوں کے باب۱۴ کے درس ۱۴ میں یوں فرماتے ہیں: ’’مجھے خداوند یسوع سے معلوم ہوا، اور میں نے یقین جانا کہ کوئی چیز آپ سے ناپاک نہیں، لیکن جو اس کو ناپاک جانتا ہے اس کے لئے ناپاک ہے۔‘‘

اور پھر ’’طیطس‘‘ کے نامہ کے پہلے باب کی آیت ۱۵ میں یوں لکھا ہوا ہے کہ: ’’پاک لوگوں کے لئے سب کچھ پاک ہے، پر ناپاک اور بے ایمانوں کے لئے کچھ پاک نہیں۔‘‘

ان دو حوالوں اور دونوں قولوں سے ان مذکورہ چیزوں کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے، بلکہ ان کی حلّت کے بارے میں نص صریح موجود ہے، تو بقول تمہارے (کہ ان کی حرمت ہمارے علماء کے درمیان ’’مختلف فیہا‘‘ ہے) وہ حرمت کیسے مختلف فیہا ہے؟ اور بتوں کی قربانی کو کیسے حرام قرار دیتے ہو؟ ذرا وضاحت کیجئے!

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا کہ: انہیں آیتوں کی بنا پر بعض علماء نے امورِ مذکورہ (یعنی چار اشیاء) کی حلت کا فتویٰ دے دیا ہے۔

’’شیخ کیرانویؒ‘‘: نے فرمایا کہ: حضرت مسیح علیہ السلام کا حکم اولاً تو ’’متی‘‘ کے باب ۱۰ کے درس ۵،۶ میں حواریوں کے بارے میں یوں ہے: ’’ان بارہوں کو یسوع نے فرما کر بھیجا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں نہ جانا، بلکہ اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ۔‘‘ اور ’’متی‘‘ کے باب ۱۵ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا حکم حواریوں کے متعلق یوں مندرج ہے۔ ’’میں نے ان (حواریوں) کو صرف اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا۔‘‘ اور پھر حواریوں کے متعلق ’’مرقس‘‘ کے باب ۱۶ کی آیت ۱۵ میں یہ حکم لکھا ہوا ہے کہ: ’’تمام دنیا میں جا کر ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔‘‘

ان حوالوں سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا دوسرا قول پہلے قول کے لئے ناسخ ہے۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے (نسخ کا اقرار کرتے ہوئے) کہا کہ: پہلے حکم کو خود مسیح نے موقوف کر دیا ہے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے کہا: گو خود حضرت مسیح علیہ السلام نے موقوف کر دیا ہے مگر اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ مسیح علیہ السلام کے قول میں نسخ جائز و ممکن ہے، اگر ممتنع ہوتا تو یہ نسخ واقع نہ ہوتا، بہرحال! انجیل کے ایک حکم نے دوسرے حکم کو منسوخ کر دیا اس لئے ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا کہ انجیل قابلِ نسخ ہے، اور اگر آپ کہیں کہ عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو نسخ کی قدرت حاصل تھی اس لئے وہ نسخ کر سکتے ہیں تو آپ کے مسیح علیہ السلام کے باپ (یعنی اللہ تعالیٰ) کو تو مسیح سے بھی زیادہ قدرت حاصل ہے!، اور خود مسیح علیہ السلام نے اس کا اقرار کیا ہے۔

دیکھئے! ’’انجیل یوحنا‘‘ کے چودھویں باب کی آیت ۲۸ میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا قول اس طرح ہے: ’’میرا باپ مجھ سے عظیم تر ہے‘‘ اس لئے اہلِ اسلام کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے باپ چونکہ مسیح علیہ السلام سے زیادہ قدرت والے ہیں اور عظیم تر ہیں انہوں نے قرآن کو نازل کر کے انجیل کو منسوخ کر دیا۔ جب بیٹے کو اختیار ہے تو باپ کو بطریقِ اولیٰ مسیح سے زیادہ اختیار حاصل ہے۔ لیکن یاد رکھیں! مسلمان کبھی یہ نہیں کہتے کہ محمد عربی ﷺ نے انجیل کو منسوخ کر دیا۔

اور آپ کے کلام میں انجیل میں نسخ نہ ماننے کے حوالے سے ایک اور خلجان اور خدشہ بھی ہے، اگر اجازت ہو تو عرض کروں!

''پادری فنڈر'': نے کہا: ضرور فرمائیے!

''شیخ رحمت اللہؒ'': نے کہا: آپ نے لکھا ہے کہ اس دعویٰ کا باطل ہونا کہ گویا قرآن کے ظاہر ہونے سے، انجیل اور پرانے عہد کی کتابیں منسوخ ہوگئیں، یہ دو وجہ سے ثابت ہے: اول وجہ یہ کہ نسخ کے مان لینے سے دو قسم کے نقص لازم آتے ہیں: ''اولاً یہ ہے: گویا خدا کا ارادہ یوں ٹھہرا تھا کہ تورات دے کر ایک اچھا اور فائدہ مند کام کرے لیکن وہ نہ ہوسکا۔ پھر اس کے بعد اس سے بہتر زبور دی، جب اس سے بھی مطلب نہ نکلا تو اس کو بھی منسوخ کر کے انجیل دی، جب اس سے بھی فائدہ نہ ہوا، آخر کو قرآن سے مطلب پورا کیا۔ خدا کی پناہ جب کبھی ایسا خیال دل میں لایا جاوے تو خدا کی حکمت اور قدرت باطل ہوگی، بلکہ خدا ایک بادشاہ اور ناسمجھ اور ناتواں آدمی کی مانند ہوگا، کیونکہ ایسا امر صرف آدمی کی ناقص ذات میں ہوسکتا ہے نہ کہ خدا کی کامل ذات میں۔''

''ثانیاً: اگر وہ بات نہیں کہہ سکتے تو منسوخ ہونے کے قاعدے سے یہ خیال لازم آتا ہے، اور خدا نے چاہا کہ ناقص چیز جو مطلب کو نہ پہنچائے، دے اور بیان کرے، پر کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا جھوٹا اور ناکارہ خیال خدا کی قدیم ذات و کامل صفات کے حق میں کرے۔'' جاری ہے!!

ماہنامہ لولاک ملتان کی نئی قیمت

الحمدللہ! تمام جماعتی رفقاء یہ سن کر خوشی محسوس کریں گے کہ محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ماہنامہ لولاک ملتان ماہ نومبر ۲۰۲۲ء میں اس کی اشاعت اڑتیس (۳۸) ہزار تھی۔ بظاہر ملک بھر کے ہمارے مکتب فکر کے تمام ماہنامہ رسالوں سے اس کی تعداد، اشاعت میں سب سے زیادہ ہے۔

اس ماہنامہ کے ایک رسالہ کی قیمت ۲۰ روپے اور سالانہ زرخریداری دوصد چالیس روپے ہے۔ مجلس مرکزیہ کے فنڈ سے امداد کے ذریعہ اس کی اشاعت کا نظم بحال رکھا ہوا ہے۔ ورنہ اس مہنگائی کے دور میں اس کے اخراجات اتنے بڑھ گئے ہیں کہ اس قیمت پر پرچہ چھپ بھی نہیں سکتا۔

چنانچہ مجبوراً فیصلہ کیا گیا کہ ماہ رجنوری ۲۰۲۳ء سے فی شمارہ کی قیمت ۲۵ روپے ہوگی اور زرسالانہ خریداری ۳۰۰ روپے ہوں گے۔ امید ہے کہ قارئین وخریداران وایجنسی ہولڈر اس معمولی اضافہ کو خوش دلی سے قبول فرمائیں گے۔

ناظم دفتر مرکزیہ ملتان

بلے اوئے شیر جوان ...... مولانا محمد خبیب !

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل نوجوان مبلغ مولانا محمد خبیب صاحب کا ۲۸ر اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز جمعہ قریب العشاء نشتر ہسپتال ملتان میں وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے فقیر کی یادداشت کے مطابق یہ دوسرا سانحہ ارتحال تھا جو ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے دنوں میں پیش آیا۔ ۲۵ر ستمبر ۲۰۰۵ء میں عالمی مجلس کی چناب نگر میں ۲۴ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے پہلے روز جمعرات عشاء کے قریب اطلاع ملی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل اجل استاذ المناظرین مولانا خدا بخش شجاع آبادی کا وصال ہوگیا ہے اور اب ۲۸ر اکتوبر ۲۰۲۲ء کو جمعہ کے روز عصر پر ۴۱ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے عصر کے بعد ملتان کے سفر کا آغاز کیا، مولانا محمد حمزہ لقمان علی پوری نے عمرہ کا سفر کرنا تھا وہ اور مولانا حافظ محمد انس نے بھی حضرت ناظم اعلیٰ کے ہمراہ سفر کرنا تھا یہ تینوں حضرات چناب نگر سے روانہ ہوکر عشاء کے قریب ملتان میں داخل ہوئے۔ انہیں فون پر اطلاع ملی کہ مولانا محمد خبیب کا انتقال ہوگیا ہے۔ انتقال کے وقت مولانا مرحوم کے برادران، مولانا محمد بلال اور جناب حافظ یوسف ہارون بن حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نشتر ہسپتال میں موجود تھے۔ مولانا مرحوم پر آخری وقت آیا مولانا بلال صاحب ان کے ہاتھ پاؤں سیدھے کررہے تھے تو اس حالت میں بلال صاحب کے کہنے پر ہارون صاحب نے حافظ انس صاحب کو فون کیا۔ حافظ انس نے فون سنتے ہی فقیر کو کال کی۔ فقیر نے فون اٹھایا تو انس صاحب دوسرے فون پر ہاتھ پاؤں سیٹ کرنے، آنکھیں بند کرنے، ٹھوڑی باندھنے کی بات کررہے تھے۔ یہ سنتے ہی فقیر نے انا للہ پڑھا۔ انس بھی سمجھ گیا کہ فقیر نے ان کے کال کرنے کا مقصد پالیا ہے تو کچھ کہے بغیر فون بند کردیا۔

مولانا انس صاحب نے مولانا محمد عثمان کو دفتر سے بھیجا کہ آپ، مولانا بلال صاحب، ہارون صاحب مل کر ایمبولینس بلوائیں اور مولانا مرحوم کے جسد خاکی کو ان کے گھر بھجوائیں۔ حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے بھی فرمایا کہ آپ لوگ گاڑی نشتر لے چلیں۔ چنانچہ جب یہ حضرات ہسپتال پہنچے تو ایمبولینس آچکی تھی۔ سٹریچر پر مولانا محمد خبیب کو لایا جارہا تھا۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب نے برستی آنکھوں سے مرحوم کے سر پر ہاتھ پھیرا، دعا فرمائی اور اپنے ایک نوجوان رفیق کار کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرکے ایمبولینس روانہ کردی۔ ادھر

چناب نگر میں ہفتہ کے روز تمام مبلغین مدرسین اور کانفرنس کے منتظمین کا اجلاس ہوتا ہے۔ کانفرنس کی خوبیوں اور کوتاہیوں کو زیر بحث لاکر آئندہ کے لئے سفارشات مرتب کی جاتی ہیں۔ مولانا مرحوم کی وفات کے اگلے روز ۹ بجے صبح جنازہ کا ورثا نے اعلان کر دیا۔ چنانچہ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے فوری طور پر ہفتہ کا اجلاس جمعہ شام عشاء کے بعد مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں منعقد کر لیا۔ کانفرنس کے لئے تجاویز اور آئندہ تبلیغی امور پر مشاورت کے بعد اجلاس میں مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرائی اور اجلاس سے فارغ ہوگئے۔ طے ہوا کہ نماز فجر کے بعد سفر ہوا تو جنازہ میں شامل ہونا مشکل ہو جائے گا۔ صبح چار بجے قبل از فجر سفر کر لیا جائے۔ ایک گاڑی میں مولانا محمد اسماعیل اور ان کے ساتھ مولانا محمد قاسم رحمانی بہاول نگر، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، دوسری گاڑی میں فقیر، مولانا شرافت علی سیالکوٹ، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا عبدالحکیم مبلغ جھنگ روانہ ہوئے۔ تیسری گاڑی میں مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور ان کے ساتھ مولانا محمد ابرار حیدر آباد، مولانا تجمل حسین نواب شاہ اور مولانا مختار احمد میر پور خاص روانہ ہوئے۔ پہلی دو گاڑیوں نے ٹوبہ کراس کر کے وریام والا ریسٹ ایریا میں نماز فجر ادا کی اور پھر سفر شروع کر لیا۔ تیسری گاڑی جب چوک میتلا پہنچی تو وقت اتنا ہو گیا کہ جنازہ پر ان کا پہنچنا مشکل ہو گیا تھا چنانچہ وہ حضرات مشورہ سے مجبوراً رحیم یار خان کے لئے عازم ہوئے۔ راستہ میں ملک بھر سے تعزیت کے لئے فون آتے رہے، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جنازہ کے لئے ساتھیوں کی روانگی کی اطلاع ملتی رہی۔ میلسی سے فتح پور روڈ سے لنک روڈ پر موضع چھتانیہ میں مولانا مرحوم کا گھر ہے۔ گھر اور سڑک کے درمیان قبرستان اور جنازہ گاہ ہے، وقت تنگ ہو رہا تھا تمام ساتھی جنازہ میں شریک ہو جائیں اس کے لئے پندرہ منٹ جنازہ دیر سے اٹھایا گیا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب کی گاڑی پہلے پہنچی تو جنازہ گاہ میں خوب رش تھا۔ سپیکر پر بیانات بھی شروع تھے۔ مولانا محمد اسماعیل کا بیان ہو چکا تھا اور مولانا ساقی صاحب بیان کر رہے تھے کہ ہم لوگ پہنچے، ہمارے پہنچتے ہی جنازہ بھی پہنچ گیا۔ اب بیانات کے ساتھ زیارت کا عمل بھی شروع ہو گیا۔ عالمی مجلس ٹوبہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد معاویہ محبوب سپیکر پر ساتھیوں کے بیانات کروا رہے تھے۔ مولانا سعد اللہ ٹوبہ، مولانا قاری محمد اجمل جامعہ ربانیہ، مولانا شیخین برق التوحیدی ٹوبہ، مولانا منیر احمد منور، مولانا حبیب الرحمٰن کہروڑ پکا و دیگر بہت سارے حضرات کے بیانات ہوئے۔ کہروڑ پکا، بہاول پور، ملتان، ٹوبہ، کمالیہ، ربانیہ پھلور، پیر محل، میلسی گرد و نواح کے علماء، خطباء، ائمہ، اساتذہ مدرسین و حفاظ کی ایک بڑی تعداد جنازہ میں موجود تھی۔

مولانا مرحوم کی وصیت تھی کہ ان کے حدیث شریف کے استاذ، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب نماز جنازہ پڑھائیں۔ پونے دس بجے کے لگ بھگ جنازہ ہوا جو بلاشبہ علاقہ کے بڑے

جنازوں میں سے تھا۔ جنازہ کے بعد پھر زیارت کے لئے صفیں بنا کر جوق در جوق دوست زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ مولانا محمد انس صاحب نے فیصلہ کیا کہ فقیر رفقاء کے ساتھ ملتان کے لئے سفر کرلے، حضرت مولانا محمد اسماعیل، مولانا محمد انس، مولانا ساقی رفقاء کے ساتھ تدفین میں شریک ہوں اور پھر گھر پر ورثاء سے تعزیت کے بعد سفر کریں گے۔ چنانچہ ایسے کیا گیا۔

مولانا کے جنازہ پر آپ کے بڑے صاحبزادے جو ۹، ۱۰ سال کے ہوں گے ان سے ملاقات ہوئی، باقی اولاد ان سے چھوٹی ہے۔ اللہ رب العزت بے نیاز ذات ہے اس کی رضا وقضاء پر انسان کو راضی رہنا چاہئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کے جملہ ورثاء کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ امین بحرمۃ النبی الامی الکریم!

مولانا محمد خبیب ۵؍فروری ۱۹۸۵ء کو جناب محمد ابراہیم ارائیں کے ہاں موضع چھتانیہ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید والدہ محترمہ کے پاس حفظ کیا جو گھر کے قریب ایک دینی مدرسہ میں حفظ کی استانی ہیں۔ مولانا نے گردان جامعہ خیر المدارس ملتان کے حفظ وگردان کے استاد قاری محمد اسحٰق کے پاس کی۔ پھر اپنے آبائی علاقہ میں مڈل امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ جامعہ ابوہریرہ میلسی، مدرسہ احیاء العلوم حاصل پور، اسلامی مشن بہاول پور میں پڑھتے رہے۔ دار العلوم جامعہ مدنیہ بہاول پور میں موقوف علیہ اور دورہ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔ ۲۰۰۹ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ختم نبوت کا کورس کیا اور پھر عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوگئے۔ آپ کا عالمی مجلس نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے تقرر کیا اور پھر زندگی کے آخری سانس تک اس ذمہ داری کو مثالی اور قابل رشک طور پر نبھایا۔

آپ انتہائی ہنس مکھ، درویش صفت، منکسر المزاج شخصیت تھے۔ طبیعت انتہائی قانع پائی تھی جو مل گیا کھالیا۔ جو میسر آیا پہن لیا تکلف سے کوسوں دور تھے۔ جس کام کی ذمہ داری سونپ دی۔ اسے کمال محنت ومشقت کے ساتھ ایسا نبھاتے کہ دیکھنے والوں کو ششدر کر دیتے تھے۔ چناب نگر ختم نبوت کے کورس پر دس بارہ دن ان کی کھانے کی تیاری وتقسیم پر ڈیوٹی لگتی جسے ایسے انہماک سے سرانجام دیتے کہ ذرہ برابر ادھر ادھر نہ ہوتے۔ ہمہ وقت خدمت خلق میں ایسے مست الست ہوتے کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ بعض دوست ایسے کہ ڈیوٹی دے کر ان کی ڈیوٹی بدلنی پڑتی یا ان کو اس خدمت سے علیحدہ کر دینا پڑتا۔ یہ بندہ خدا مولانا محمد خبیب ایسی مٹی کے بنے ہوئے تھے جو ڈیوٹی سپرد ہوتی ایسے اس پرفٹ نظر آتے کہ گویا پیدا ہی قدرت نے ان کو اس کام کے لئے کیا ہے کا مصداق بن جاتے۔ کھانے کی ڈیوٹی کے دوران ان سے عرض کیا جاتا کہ آپ نے کلاس پڑھانی ہے، پڑھانے بیٹھتے سینکڑوں علماء کرام کے سامنے تربیتی بیان اس شان سے کرتے کہ کہیں اصلاح کے لئے انگلی اٹھانے کی ضرورت نہ چھوڑتے۔ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر سٹیج، سپیکر،

پنڈال کی نگرانی پر مامور ہوتے تو عقابی نظروں سے تمام ماحول کے زیروزبر پر نظر رکھتے اور کمپیوٹر کی طرح نظم کو اس طرح چلاتے کہ ساتھی اطمینان کا اظہار کرتے نہ تھکتے تھے۔

جس وقت ٹوبہ میں ان کی تقرری ہوئی اس وقت مجلس کے امیر اور سیکرٹری مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور حضرت حاجی قاضی فیض احمد تھے ان کی تھپکی نے ان کو ’’بلے اوئے شیر جواناں‘‘ کردیا۔ پھر دیکھتے دیکھتے وقت آیا کہ پورے ضلع میں ایک گاؤں ایسا نہ رہا جہاں قادیانی ہوں اور مولانا وہاں نہ پہنچے ہوں۔ ان کے متعلق دعوت وتبلیغ کے ذریعہ پورے ضلع کو آگاہی دی۔ ایسے اپنے مشن میں مخلص تھے کہ فارغ بیٹھنا ان کی زندگی میں اس کا تصور نہ تھا۔ گرمی، سردی، دکھ، سکھ، صحت وبیماری میں کام اور کام سے غرض رکھی۔ پورے ضلع کے مساجد ومدارس کے ذمہ داران انہیں اپنا بھائی سمجھتے ان کو احترام دیتے۔ ان کے کاز کے ساتھ مخلص ہونے پر شاہد عدل تھے۔ مولانا نے ختم نبوت کورس پڑھانے شروع کئے۔ کبھی افتتاحی تقریب کے لئے مرکز ملتان سے کسی مہمان کو بلانا ہوا تو بلالیا ورنہ پورا کورس خود پڑھانے میں مشاق اور مستعد ہوگئے تھے کہ دوسرے اضلاع کے مبلغین ان کے کورس پڑھانے کے لئے ان کا مرکز سے وقت طلب کرتے۔ یہ ان کے کام کی عنداللہ مقبولیت تھی۔ اتحاد المسلمین کے ایسے داعی تھے کہ تمام مکاتب فکر کو مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی اور پھر مولانا سعداللہ لدھیانوی کی سرپرستی وتعاون سے عقیدہ ختم نبوت کے لئے حسب ضرورت ایک اسٹیج پر کھڑا کردیتے۔ مولانا محمد خبیب نے لٹریچر، تبلیغ، درس، وعظ، خطبات جمعہ، بیانات ودعوتی مہم، جلسے کانفرنسیں ایک ایسا سسٹم قائم کیا کہ ساتھی جھوم اٹھتے۔ مولانا دن کہیں، رات کہیں، صبح کہیں، شام کہیں مشین کی طرح سرگرم ومتحرک رہتے تھے۔ مولانا محمد معاویہ محبوب نے بتایا کہ بیماری کے آخری حملہ میں درد کے باعث بے چینی بڑھ گئی۔ میں نے برادرانہ اور خیرخواہانہ طور پر روکا کہ آپ سفر نہ کریں۔ آپ کی صحت متحمل نہیں۔ میرے (مولانا محبوب) سامنے تو سراپا تسلیم رہے لیکن فرصت ملنے پر ماموں کانجن، سمندری، گوجرہ کا دورہ مکمل کرلیا۔ فون پر فون کرتا، ابھی آیا، ابھی آیا۔ واپس آئے تو ضلع کی تین تحصیل کا کام مکمل کرلیا تھا۔ مولانا ہردلعزیز تھے ان کے ایثار وقربانی، محبت واخلاص کام سے لگن کا جذبہ صادق نے انہیں پورے حلقہ کا محبوب بنادیا تھا۔ معلوم ہوا کہ ضلع بھر کے اکثر مدارس کے کاغذات وکوائف جمع کرتے، درخواستیں تیار کرتے اور کھالوں کی منظوری کے مراحل مکمل کراکے اجازت نامہ گھر بیٹھے منتظمین مدارس کو جا پہنچاتے تو ظاہر ہے کہ پھر یہ محبوبیت انہیں کیوں نہ ملتی۔

قادیانیت ترک کرنے والے نومسلموں کے ساتھ روابط ان کی ضروریات کا خیال رکھنے میں بہت حساس تھے۔ مولانا مفتی شیراز مدظلہم نے فرمایا کہ پیرمحل میں ایک خاتون اپنی بچیوں سمیت مسلمان ہوئی، شہر کے دوستوں، مجلس کے حضرات مقامی ومرکز کو متوجہ کرکے ان کی کفالت کا ممکنہ خیال رکھا۔ تاآنکہ ان بچیوں کی اب

شادی ہوچکی اور وہ گھروں میں آباد ہیں۔ ان تمام خوبیوں کا اب علم ہورہا ہے۔ کیا ہی چھپے رستم تھے۔ فقیر راقم کے ساتھ ملتان دفتر میں تخریج وتحقیق اور پروف پڑھنے کا کام کرتے، متعدد باران کوزحمت دی۔ وہ جب آتے وقت گزاری کے لئے نہیں خدمت اور ایک مہم کو سرکرنے کے جذبہ سے آتے۔ دن رات سوائے آرام کے اپنے کام میں محو رہتے۔ ایسے کہ ان کی نگرانی کی ضرورت نہ ہوتی۔ کام ذمہ لگا کر ہم فارغ ہوجاتے اور وہ سرعت کے ساتھ کامل مکمل کر کے فراغت وتکمیل کا مژدہ سناتے۔ ایسے قابل رشک محنت کے دھنی اب ڈھونڈنے سے نہ ملیں گے۔

فقیر کو ۱۴؍اگست ۲۰۲۲ء کو گوجرہ روڈ کے ایک چک کے لئے بلوایا ہوا تھا کانفرنس میں بیان ہوا۔ مولانا سعداللہ، مولانا معاویہ نے فرمایا کہ کئی دنوں سے انہیں درد ہے۔ پہلے گردوں کا درد سمجھا۔ اب انتڑیوں کا مسئلہ لگتا ہے۔ آپ انہیں ہفتہ گھر جانے کی اجازت دے دیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہفتہ کی بجائے دو ہفتہ چھٹی کرلیں لیکن گارنٹی چاہئے گھر جانے پر بیماری بڑھے گی نہیں۔ مولانا مرحوم سمیت سب دوست مسکرا دیئے۔ کانفرنس کے بعد وہ گھر چلے گئے۔ وہاں بھی بیماری نے جان نہ چھوڑی بہاول پور وکٹوریہ داخل ہوگئے۔ چیک اپ ہوا تو ایسی صورت حال بیماری کی سامنے آئی کہ جس طرف خیال بھی نہ تھا۔ میو ہسپتال لاہور، ڈاکٹرز ہسپتال لاہور چیک اپ ہوتے رہے۔ ۱۶، ۱۷؍اگست کے لگ بھگ بیماری کی تشخیص ہوئی اور ۲۸؍اکتوبر کو جان کی بازی ہار گئے۔ دو ماہ دس میں دن ہنستا مسکراتا، صحت مند وجود دیکھتے دیکھتے حق تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔ سچ ہے کہ فیصلہ، حکم، مرضی اور قضا صرف اللہ رب العزت ہی کی سب پر حاوی ہے، وہ نوعمری (۳۷سال) میں کیا سے کیا خدمت سرانجام دے کر کہاں سے کہاں چلے گئے۔ یارب رضینا برضائک ورضینا بقضائک۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائیں۔ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب ہو۔ پسماندگان کی حق تعالیٰ کفالت فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

ختم نبوت کانفرنس مسجد بلال ضلع قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹؍اکتوبر ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد بلال میں بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت قاری محمد اجمل، تلاوت حافظ افتخار نے کی۔ ہدیہ نعت بھائی ضیاء الرحمٰن مدنی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے انجام دیئے۔ جب کہ مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا تاج محمود ریحان کے بیانات ہوئے۔ اختتامی کلمات ودعا مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی نے ارشاد فرمائے۔ میاں محمد معصوم انصاری اور بھائی کوثر علی نے عشائیہ دیا۔

تحفظ ختم نبوت اور مولانا ظفر علی خاں

ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم

عاشقِ رسول ﷺ تحفظ ختم نبوت کے داعی، شعلہ نوا مقرر، اخبار نویس شاعر ادیب خطیب، دانش ور اور عظیم دینی و سیاسی رہنما، بطل حریت حضرت مولانا ظفر علی خاں پاکستان کی تاریخ کے ناقابلِ فراموش مسلمان ہیں۔ سیالکوٹ کے گاؤں مہرتھ میں ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ اُن کے والد مولانا سراج الدین احمد خاں کرم آباد تحصیل وزیر آباد میں زمیندار تھے۔ مولانا ظفر علی خاں نے پٹیالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد علی گڑھ کالج میں داخلہ لے لیا۔ ۱۸۹۲ء میں ایف اے پاس کرنے کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کی لیکن اُن کا اپنے ہیڈ کلرک سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا جس کی وجہ سے انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے کر علی گڑھ کی راہ لی۔ جہاں ۱۸۹۴ء میں مولانا نے بی اے کا امتحان پاس کیا اور بمبئ پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے نواب محسن الملک کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ حیدر آباد دکن میں فوج کی ملازمت کی۔ اُسے جلد ہی خیر باد کہہ کر دارالترجمہ سے منسلک ہو گئے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کے بل بوتے پر وہ ترقی کرتے ہوئے اسسٹنٹ ہوم سیکرٹری کے عہدے پر فائز کر دیے گئے۔ یہاں بھی دال نہ گلی اور ہاتھی کے دانتوں اور ریشم کا کاروبار کرنے کے لئے بمبئ چلے آئے۔

دکن پہنچنے پر مولانا کو قانون ساز اسمبلی کے رجسٹرار کے فرائض سونپ دیے گئے۔ اسی دور میں مولانا نے خیابان فارس کے نام سے لارڈ کرزن کی کتاب کا ترجمہ کیا جس کی طباعت کے لئے میر محبوب علی خاں نظام دکن نے مولانا کو تین ہزار اور پنجاب یونی ورسٹی نے اس کتاب پر اُن کو پانچ صد روپے انعام دیا۔ خود کتاب کے مصنف لارڈ کرزن نے مولانا ظفر علی خاں کو طلائی دستے والی ایک چھڑی بطور انعام دی۔ خیابان فارس کے علاوہ مولانا نے بہت سی کتابوں کے ترجمے کیے جس میں مِنسالہ لندن اور سنہری گھولنگا بہت مشہور ہوئی۔ بارہ سال تک دکن میں قیام کے دوران مولانا نے جنگ روس و جاپان کے عنوان سے ڈرامہ لکھا جسے ڈرامے کی ابتدائی حیثیت حاصل ہے۔ مولانا سراج الدین کے دونوں بیٹوں مولانا حامد علی خاں اور مولانا ظفر علی خاں میں ادبی ذوق ابتداء ہی سے موجزن تھا۔

مولانا ظفر علی خاں کے شعری مجموعوں میں حبسیات، نگارستان، بہارستان، چمنستان، روحِ معانی اور شورِ محشر شامل ہیں جب کہ نثری اور تراجم کے مجموعوں میں معرکہ مذہب و سائنس، خیابانِ فارس، غلبہ، روم

جنگل میں منگل، سیرِ ظلمات، اسرارِ لندن، جمال الدین افغانی اور ملت بیضاء پر ایک نظر قابل ذکر ہیں۔بحثیت شاعر وہ برجستگی کی وجہ سے بہت مقبول ہوئے۔شاہینوں کے شہر سرگودھا میں انہیں خاصی مقبولیت حاصل رہی۔عزیزم زاہد منیر عامر کی کتاب مکاتیبِ ظفر علی خاں نے کافی شہرت حاصل کی۔۴ستمبر ۱۹۳۹ء میں باغِ جناح سرگودھا آئے اور سرگودھا کے بارے میں فی البدیہہ نظم کہی۔

مسلمانانِ سرگودھا خدا کی تم پہ رحمت ہو   وطن کو ایک دن دو گے تمھیں پیغامِ آزادی

مسلماں ہندوؤں میں ہو نہیں سکتے کبھی مدغم   یہ نکتہ مجھ سے سن لو اختلاف ان میں ہے بنیادی

حضرت شورش کاشمیری کے بقول اگر کوئی برعظیم پاک و ہند کی تاریخ میں انگریزوں کے ظلم وستم اور ہندوؤں کی مکاریوں کی داستان لکھنا چاہے تو مولانا ظفر علی خاں کی شاعری کو سامنے رکھ کر یہ داستان مرتب کی جاسکتی ہے۔مولانا ظفر علی خاں سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔اس بات کی دلیل اُن کے نعتیہ کلام سے ظاہر ہوتی ہے۔مولانا ظفر علی خاں نے ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء کو وفات پائی اور کرم آباد تحصیل وزیر آباد میں دفن ہوئے۔مولانا ظفر علی خاں قادر الکلام شاعر تھے۔ان کا مشاہدہ، تجربہ، لسانی شعور اور ژوف نگاہی قابل ذکر ہے۔ان کے کئی اشعار ضرب المثل کا درجہ اختیار کر گئے ہیں۔کئی اشعار ایسے بھی ہیں جنھیں عوام الناس علامہ اقبال کا کلام سمجھ کر پڑھتے ہیں مثلاً

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی   نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو   اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

راقم الحروف ہارون الرشید تبسم کو ان کے مرقد پر کرم آباد اپنے شاگردوں اور اہلِ خانہ کے ہمراہ کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا۔مرقد سے ملحقہ مسجد کے بڑے گیٹ کے اوپر بائیں جانب پہلا شعر خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی جب کہ مرقد کے احاطہ میں دائیں جانب پوری دیوار پر دوسرا شعر فضائے بدر پیدا کر رقم ہے۔مولانا کے مذکورہ دونوں اشعار کئی اساتذہ علامہ اقبال سے منسوب کر دیتے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاں سچے اور کھرے مسلمان تھے۔انہوں نے اسلامی جذبہ عشق سے سرشار ہو کر حمد باری تعالیٰ اور نعت سرور کائنات ﷺ تحریر کر کے اپنے باطنی عشق کا اظہار کیا۔جب دل کے دروازے عشقِ حقیقی کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں تو دنیاداری کے تمام رنگ بے کیف ہو جاتے ہیں۔حمد وثناء قدرت کی بہت بڑی عطا ہے۔مولانا ظفر علی خاں اس نعمت سے مالا مال تھے۔ان کے حمدیہ ونعتیہ اشعار اپنی سادگی اور برجستگی کے آئینہ دار ہیں۔

خدا کی حمد، پیغمبر کی مدح، اسلام کے قصے   مرے مضموں ہیں جب سے شعر کہنے کا شعور آیا

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دور جام اُس کا   کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطف عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اُس کی دوئی کے نقش سب جھوٹے ہیں سچا ایک نام اُس کا

مولانا ظفر علی خاں کی قادر الکلامی کے سبھی معترف ہیں۔ انہوں نے نبی آخر الزماں، خاتم النّبیین، رحمت للعالمین، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں جب کوئی نعت کہی اسے شرف قبولیت ضرور حاصل ہوئی۔ اس نعت نے عوام الناس میں شہرت پائی۔ وہ عشق نبی ﷺ میں ڈوب کر نعت کہتے تھے۔ نعت کہتے ہوئے ذہن و دل، حضور پاک ﷺ کی محبت میں ڈوبے رہتے، آنکھوں سے ساون کی جھڑی بھی لگ جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کلام کو خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں اک روز چمکنے والی تھی کل دنیا کے درباروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

ان کی ایک مشہور زمانہ نعت کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو

تحفظ ختم نبوت ﷺ کے لئے مولانا ظفر علی خان نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ انہوں نے قادیانیت کی چال بازیوں کو بھانپ لیا تھا۔ اُن کے والد ۶ ردسمبر ۱۹۰۹ء کو انتقال کر گئے۔ مولانا ظفر خان نے جنوری ۱۹۱۰ء میں (زمیندار) کی ادارت سنبھالی۔ یہ وہ وقت تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ پھیل رہا تھا۔ وہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گیا۔ حکیم نور الدین خلیفہ اوّل بنا وہ بھی ۳ رمارچ ۱۹۱۴ء کو دنیا سے کوچ کر گیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے اس کی جگہ لی، وہ مرزا غلام احمد کا بیٹا تھا، دماغ سے فارغ تھا۔ اس جماعت نے قادیانیت کے فروغ کے لئے خفیہ منصوبے بنانے شروع کئے۔ محمد علی احمدی نے انجمن احمدیہ لاہور کی بنیاد رکھ لی۔ انگریزوں نے اس اختلاف سے فائدہ اُٹھایا۔ مولانا ظفر علی خان اور اُن کے ساتھیوں کی کوشش سے قادیانیوں کو ۱۹۳۵ء میں جداگانہ اقلیت قرار دینے کا نعرہ بلند ہوا۔ انگریزی استعمار نے فتنہ قادیانیت سے مفادات حاصل کئے۔ مرزا محمود اور اُس کے چیلوں کی بھرپور کوششوں کے باوجود سرکاری مردم شماری کے مطابق ۵۵ ہزار نفوس فرقہ قادیانیت میں نظر آئے۔ مجموعی طور پر یہ اعداد و شمار بھی بہت زیادہ تھے۔ مولانا ظفر علی خان نے زمیندار کی عدالت سنبھالتے ہی مرزا غلام احمد اور اُن کے جانشینوں کو شرعی اعتبار سے شکست دی۔ کم پڑھے لکھے مسلمانوں کو مرزائیت کے ناسور سے آگاہ کیا۔

مولانا ظفر علی خان نے زمیندار کو مرزائیت کے خلاف ایک جہاد کے لئے وقف کر دیا۔ وہ ہر شمارہ میں قادیانیت کے بارے میں نظم و نثر کے حوالے سے اپنے خیالات سپردِ قارئین کرتے۔ مسلمانوں کے شوق کا عالم یہ تھا کہ وہ دو پیسے میں زمیندار خریدتے اور ایک آنہ اس کی پڑھائی پر خرچ کرتے۔ مولانا ظفر علی خان

کی ان سرگرمیوں کا راستہ روکنے کے لئے انہیں ۱۷/اکتوبر ۱۹۱۴ء کرم آباد میں نظر بند کر دیا۔ مولانا ظفر علی خان نے یکے بعد دیگرے کئی اخبارات جاری کئے۔ مارچ ۱۹۱۶ء میں روزنامہ لمحات منظر عام پر آیا اور کچھ دن کے بعد اُسے بند کر دیا گیا۔ دسمبر ۱۹۱۶ء میں انہوں نے ہفتہ وار ستارہ صبح جاری کیا۔ جنوری ۱۰۱۷ء میں پہلا شمارہ منصۂ شہود پر آیا۔ ۲۷ گست ۱۹۱۷ء کو یہ روزنامہ ہو گیا۔ ستارہ صبح نے لاہور سے اپنی اشاعت کا آغاز کیا۔ اس اخبار نے قادیانیت کا احتساب کیا۔ سر مائیکل اڈوائر مولانا ظفر علی خان کے بہت خلاف تھا۔ لاہور میں اجتاعی جلسے کی اجازت نہ ملنے کے بعد مولانا حیدر آباد دکن چلے گئے۔ حضرت شورش کاشمیری اپنی کتاب تحریکِ ختم نبوت ﷺ میں لکھتے ہیں۔

قادیانی امت کو پہلی جنگِ عظیم کے دوران اور اس سے کئی سال بعد تک چھیڑنا آسان نہ تھا کیوں کہ برطانوی حکومت کی استعماری مصلحتیں گوارا ہی نہ کرتی تھیں لیکن مولانا ظفر علی خان نے ستارہ صبح میں مصرع طرح اُٹھایا اور قادیانی اُمت کے استعماری وجود کو ولولہ دین سے پسپا کرنا شروع کیا۔ مولانا کے ہاتھ میں دو ہتھیار تھے۔ ایک نثر کا ہتھیار تھا، دوسرا نظم کا۔ مولانا نے اپنی شگفتہ نثر میں قادیانی عقائد کا تجزیہ کیا۔ موضوع و بحث علمی ہوتے لیکن گرفت اس پیرایہ میں کرتے کہ خواص و عام متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ جو لکھتے، دل میں گھب جاتا۔ خواص قائل معقول ہوتے۔ عوام میں احتجاج و تنفر کی روح پیدا ہوتی۔ مثلاً اس زمانہ میں مولانا نے ایک مقالہ لکھا۔ احمد کون ہے؟ حضور سرورِ کون ومکاں ﷺ یا میرزائے قادیان۔ میرزا غلام احمد اس عنوان سے چونک اٹھا اور قادیانیت کا گھونگھٹ اُتر گیا۔ ایک دوسرا مضمون بعثتِ مجددین کے عنوان سے تھا۔ مولانا چراغ حسن حسرت نے ارمغان قادیان کے دیباچہ میں لکھا کہ نہایت بلند پایہ اور دقیع مضمون ہے، جو نہایت کاوش سے لکھا گیا ہے۔ یہ دونوں نہایت طویل مقالے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض مضامین ایسے ہیں جن میں طنز کا انداز نمایاں ہے۔ مثلاً متنبّی قادیان کی ناک، قادیان اور سید امیر علی مرحوم، ملنگ بہ اشتیاق گولے کے۔ الولد سر لابیہ، متنبّیٔ قادیاں اور اُس کا لاہوری طنبورہ، ستارہ صبح میں کئی ایک فکاہی مضامین چھپتے رہے۔ میرزا بشیر الدین محمود نے ان سے بدحواس ہو کر سر مائیکل اڈوائر کو بصیغہ راز امداد کی درخواست کی اور اُسے مولانا کے خلاف بھڑکایا۔

اِدھر اہل طریقت بھی زمیندار کی نکتہ چینی سے برہم تھے۔ انہوں نے زمیندار کے خلاف درخواست گزاری اور مولانا کے خلاف اڈوائر کو مشتعل کیا۔ یہ چیز میرزا بشیر الدین کی بالواسطہ مددگار ہوگئی۔ اڈوائر بھی پر تول رہا تھا کہ مولانا حیدر آباد لوٹ گئے اور ستارہ صبح دسمبر ۱۹۱۷ء کے آخری دنوں میں بند ہو گیا لیکن مولانا ظفر علی خان کے قلم کی بدولت مسلمانوں میں یہ ذہن پیدا ہو چکا تھا کہ میرزائی نہ صرف حضور ﷺ کی ختم

المرسلینی کے غاصب ہیں بل کہ ملتِ اسلامیہ کی شہ رگ پر استعمار کی چھری ہیں۔ القصہ مولانا قادیانیت کے خلاف احتساب کی پہلی آواز تھے جس نے ایک تحریک کی شکل اختیار کی اور مسلمانوں کو اس خطرہ سے چوکنا کیا اور انھیں قادیانیت سے متعلق یقین ہوگیا کہ مسلمانوں کی یثربی وحدت کو دولخت کرنے کے لئے برطانوی استعمار کے بطن سے پیدا ہوئی ہے۔

مائیکل اڈوائر نے مولانا ظفر علی خان کو قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار رکھا۔ اخبار بند کیا۔ مولانا کا ۷۰ روپے ماہوار کا وظیفہ بند کروایا لیکن مولانا ظفر علی خان اپنے مشن سے ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹے۔ مولانا ظفر علی خان نے ۱۹۲۰ء سے پاکستان بن جانے تک اور روزنامہ زمیندار نے پاکستان میں ۱۹۵۲ء تک قادیانیت کے خلاف ایک تحریک کی صورت کام کیا۔ مولانا ظفر علی خان کے مضامین اور شاعری قادیانیوں کے احتساب کے لئے وقف تھی۔ انہوں نے ہر سٹیج پر مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال کہا اور ہمیشہ عدالت میں بھی اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ انہوں نے عشقِ رسول ﷺ کی قلم سے قادیانیت کو طنز کے نشتر مار مار کر نہ صرف زخمی کیا بل کہ اُسے چلنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔ مرزائیت کے احتساب میں لاکھوں لوگ اُن کے ہم نوا بن گئے اور تحریک نے برعظیم پاک و ہند میں تہلکہ مچا دیا۔ زمیندار کے افق سے بہت سے شاعروں ادیبوں نے شہرت دوام حاصل کی۔ سیاست، ثقافت، علم و ادب، حتیٰ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں غلام احمد قادیانی کی جماعت کا احتساب ہوتا رہا اور یہ بات بھی منظر عام پر آ گئی کہ اس جماعت کے پس منظر میں برطانوی استعمار کا ہاتھ تھا۔ مولانا ظفر علی خان کی ارمغان قادیان قابلِ مطالعہ ہے۔ مولانا ظفر علی خان ایسے اکابر کی وجہ سے ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اُن کی ہر چال ناکام ہوئی اور وہ کسی طور بھی کامیاب نہ ہوسکے۔ عزیزم پروفیسر عاصم اشتیاق کی خواہش پر مولانا ظفر علی خان کی تحفظ ختم نبوت ﷺ کے لئے کاوشوں پر ایک پورا دفتر درکار ہے۔ اُن کے کاروانِ جدوجہد کی ستائش کرنے والوں میں اپنا نام شامل کروانے کا اس سے بہتر موقع نہیں تھا۔

ختم نبوت کانفرنس پتوکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم راکتوبر ۲۰۲۲ء مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم پتوکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا تقی عاطف نے کی۔ تلاوت قاری محمد اکرم، ہدیہ نعت مولانا عثمان قصوری نے پیش کیا۔ نقابت مولانا عبداللہ انور نے کی۔ جب کہ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد اور مولانا مفتی محمد حسن لاہور امیر عالمی مجلس لاہور کے بیانات ہوئے۔

محاسبہ قادیانیت جلد۲۰ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست ...... مشمولہ رسائل محاسبہ قادیانیت جلد۲۰

۱......	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی
۲......	اسلام اور قتل مرتد......مخالفین کے اعتراضات اور شریعت کی تصریحات	حضرت مولانا ظفر علی خان (ترتیب وتحقیق: جناب محمد متین خالد)
۳......	ارمغان قادیان	حضرت مولانا ظفر علی خان
۴......	حدیث قادیان	حضرت علامہ عبدالرشید نسیم طالوت (ترتیب وتحقیق: مولانا محمد وسیم اسلم)
۵......	ردقادیانیت پر علامہ طالوت کے مضامین	جمع وترتیب: مولانا عتیق الرحمٰن
۶......	ماہنامہ الصدیق میں ردقادیانیت پر مختلف علماء کرام واہل قلم کے مضامین	جمع وترتیب: مولانا عتیق الرحمٰن

جن اکابر امت نے قادیانی فتنہ کو اپنی ڈانگ کے سرِ نوک پر رکھا ان میں دو بڑے نام مولانا ظفر علی خان اور علامہ عبدالرشید طالوت کے بھی ہیں۔

مولانا ظفر علی خان

(پیدائش: جنوری ۱۸۷۴ء ...... وفات: ۲۷رنومبر ۱۹۵۶ء)

آپ نے نثر ونظم میں ملعون قادیان اور اس کے حواریوں کے وہ لتّے لئے کہ انہیں دھیّا دھیّا کر دیا۔ اڑنگے پر لا کر چت گرانا اور ان کی پشت پر نظم ونثر کے گرز برسانا، قادیانیوں کی ہڈیوں کا چٹخنا اور ان کی چیخوں سے امریکہ وبرطانیہ تک کا چلّانا اس کے مناظر دنیا نے ملاحظہ کئے۔

مولانا ظفر علی خان کی قلمی کاوش کا بڑا ذخیرہ روزنامہ زمیندار لاہور میں ہے۔ اس کی مکمل بازیابی اور اس سے ردقادیانیت کے میٹر کو جمع کرنا، حق تعالیٰ اس کی کس کو توفیق رفیق کرتے ہیں، اس معصوم سی تمنا پر اس وقت کچھ نہ کہنا کچھ کہنے سے بہتر ہے۔

مولانا علامہ عبدالرشید نسیم طالوت

(پیدائش: یکم رفروری ۱۹۰۹ء ...... وفات: ۲۰ رمارچ ۱۹۶۳ء)

چوٹی زرین جمال خان ضلع ڈیرہ غازی خان کے امام وخطیب اور قاضی مولانا محمد بخش جو حضرت

خواجہ غلام فرید کے مرید تھے، کے ہاں ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے جن کا نام عبدالرشید رکھا گیا، جو بعد میں حضرت مولانا عبدالرشید نسیم طالوت کے نام سے معروف ہوئے۔ مولانا عبدالرشید نے اپنے والد گرامی سے دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ بستی بڈھن شاہ میں مولوی گل محمد، مولانا خیر محمد شاہ جمالی، مولانا فضل حق ڈیرہ غازی خان سے تعلیم حاصل کی۔ پھر شوال ۱۳۴۲ھ سے شعبان ۱۳۴۵ھ تک تین سال دارالعلوم دیوبند میں تعلیم مکمل کی۔ محدث کبیر مولانا انور شاہ کشمیری سے حدیث شریف پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ آپ کے رفقاء درس میں حضرت مولانا عبداللہ لدھیانوی، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں بھی تھے۔ ۱۹۲۸ء میں اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے فاضل عربی کا کورس بھی کیا۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے اوٹی کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۳۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا کورس کیا۔ ۱۹۳۷ء میں فاضل اردو کا امتحان اوّل درجہ میں پاس کیا۔ آپ اسلامیہ ہائی سکول ملتان، گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ، اسلامیہ ہائی سکول سالاروالا فیصل آباد، اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ، گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خان، گورنمنٹ ہائی سکول ملتان، گورنمنٹ نارمل سکول ملتان میں معلّمی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰/مارچ ۱۹۶۳ء کو آپ کا وصال ہوا۔ عام خاص باغ میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھری کی امامت میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ عام خاص باغ اور اسلامیہ کالج ملتان کے قریب واقع قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد سے آپ نے لکھنے پڑھنے کا آغاز کیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کے مضامین اس وقت کے شہرت یافتہ اخبار و جرائد میں شائع ہوتے تھے۔ عرصہ تک روزنامہ ''زمیندار'' لاہور میں بھی آپ کے مضامین وکلام شائع ہوتے رہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے لکھاری، نقاد اور بلند پایہ ادیب وشاعر تھے۔ رجب ۱۳۷۰ھ بمطابق اپریل ۱۹۵۱ء سے ماہنامہ ''الصدیق'' ملتان کا اجراء ہوا جو ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ بمطابق اپریل ۱۹۶۶ء تک جاری رہا۔ آپ نے اس میں مدیر مسئول، نامہ نگار اور قلمی معاون کے طور پر وفات تک خدمات سرانجام دیں۔ درمیان میں ذاتی مصروفیات کے باعث معمولی وقفہ بھی رہا۔

مولانا عبدالرشید نسیم طالوت کے مولانا حسین احمد مدنی، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، مولانا خیر محمد جالندھری ایسے یگانہ روزگار حضرات سے نیازمندانہ تعلقات تھے۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا غلام غوث ہزاروی، شورش کاشمیری ایسے حضرات سے مخلصانہ، محبانہ جماعتی تعلقات تھے۔ مولانا نور احمد خان فریدی، مولانا حافظ عطاء المنعم شاہ بخاری، مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری، منشی عبدالرحمٰن خان ایسے حضرات سے یارانہ اور دوستی کا ماحول رہا۔ اس وقت کے تمام معروف علمی وادبی جرائد اور اخبارات میں آپ کے رشحات

قلم شائع ہوتے رہتے تھے۔ لیکن زیادہ تر ماہنامہ ''الصدیق'' ملتان میں آپ کے مضامین شائع ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی شاگردی اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رفاقت کی نسبت نے آپ کو تحفظ ختم نبوت کا مبلغ ومنّاد بنادیا۔ آپ کے قلم کی جلالت شان کا زیادہ تر قادیانیت ہی نشانہ رہی۔ اسلام دشمن اور ختم نبوت کے باغی گروہ قادیانیت کے خلاف آپ کا قلم جولانی بھرتا ہے تو قاری کو قادیانیت کے بخیئے ادھڑتے نظر آتے ہیں۔ یہی حال آپ کی شاعری کا ہے۔ زیادہ تر آپ نے قادیانیت کو نشانہ مشق بنائے رکھا۔ ایسا اڑنگے پر لا کر چت کرتے ہیں کہ اس کی ہڈیوں کی تڑاخ چڑاخ سے ماحول گونج اٹھتا ہے۔ مولانا کا ایسے وقت میں وصال ہوا کہ آپ کی قیمتی لائبریری اور متاع علم وقلم آپ کی اولاد سنبھال نہ پائی اور وہ سب کچھ لٹ لٹا گیا۔ آپ کا ایک کرم خوردہ دیوان کچھ یادداشتیں، کچھ وہ رسائل جن میں آپ کے رشحات قلم شائع ہوئے کا ایک بستہ ورثاء کے پاس رہ گیا۔ ملتان کے جناب پروفیسر ڈاکٹر مختار احمد ظفر کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، انہوں نے اپنے پی.ایچ.ڈی کے مقالہ میں اس متروکہ تاریخی بستہ سے آپ کے حالات وواقعات اور کلام کو ملتان کا ایک معتبر حوالہ بنادیا۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی صاحبزادی زنیر ظفر نے اپنے ایم.فل کے مقالہ میں کلّیات علامہ طالوت کو دوضخیم جلدوں میں مدوّن کردیا۔

ہم نے احتساب قادیانیت ج۴۱ میں آپ کا ایک پمفلٹ ''مضمون چور'' شائع کیا۔ یہ جنوری ۲۰۱۰ء کی بات ہے۔ اس زمانہ سے خیال تھا کہ آپ کے قادیانیت پر مضامین اور ردقادیانیت پر آپ کا کلام یکجاء ہو جائے تو یہ ایک بہت بڑی علمی خدمت ہوگی۔ ہر کام کا اللہ تعالیٰ کے ہاں وقت مقرر ہے۔ ۲۰۱۰ء سے ۲۰۲۲ء تک تیرہ سال کے عرصہ میں حق تعالیٰ نے پہلے (۱) ماہنامہ ''الصدیق'' ملتان کی فائل مکمل کرادی۔ (۲) ''علامہ طالوت (خطۂ ملتان کی علمی وادبی اور تحقیقی روایت کا ایک معتبر حوالہ)'' مصنف ڈاکٹر مختار احمد ظفر۔ (۳) ''تدوین کلّیات علامہ عبدالرشید نسیم طالوت'' (حصہ اوّل، حصہ دوم) مصنفہ زنیر ظفر صاحبہ...... بھی مل گئے۔ ان تینوں مآخذ کو سامنے رکھا۔ اس دوران ''تدوین کلّیات علامہ نسیم طالوت'' ایم.فل کے مقالہ میں شامل کلام ''حدیث قادیان'' کا اصل قلمی نسخہ کا عکس بھی اللہ رب العزت نے اپنی بے پایاں عنایت سے عنایت کردیا جس کا ظاہری سبب حضرت علامہ طات کے عزیز اور ہمارے مخدوم مولانا منظور احمد آفاقی بنے۔ اس تمام ریکارڈ کے مہیا ہونے پر ضرورت تھی کہ اس سے ردقادیانیت پر آپ کے نظم ونثر کو علیحدہ یکجاء اور مرتب کردیا جائے۔

یہ قرعہ فال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نوجوان فاضل عالم دین مولانا حافظ عتیق الرحمٰن کے حصہ میں آیا۔ آپ نے اس کی جو ترتیب قائم کی وہ ''محاسبہ قادیانیت'' کی اس جلد (۲۰) میں پیش خدمت ہے۔

۱...... ''مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت'' جناب حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی کی ایک کتاب

ہے، جس کا نام ''ظفر علی خاں اور ان کا عہد'' ہے۔ اس کتاب میں تین مختلف مقامات پر مولانا ظفر علی خان کی فتنہ قادیانیت کے تعاقب کی تفصیلات قلم بند کی ہیں جو انتہائی ایمان افزاء روح پرور ہیں۔ چنانچہ مذکورہ کتاب کے تینوں مقامات:

(۱) ۴۱۰ - ۳۹۲ بعنوان: مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت

(۲) ۴۶۶ - ۴۳۸ بعنوان: مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور قادیانیت

(۳) ۴۷۸ - ۴۷۵ بعنوان: مسٹر ظفر اللہ خاں اور قادیانیت کے سلسلہ میں مولانا ظفر علی خان کا مکتوب مفتوح بنام جارج پنجم شہنشاہ ہند، تاجدار انگلستان

اس کو ''محاسبہ قادیانیت'' جلد نمبر ۲۰ میں ''مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت'' کے نام پر جمع کر دیا ہے۔ پہلی بار اس حصہ کو یوں ترتیب نو سے یہاں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۲...... ''اسلام اور قتل مرتد، مخالفین کے اعتراضات اور شریعت کی تصریحات''

از: حضرت مولانا ظفر علی خان جمع و ترتیب و تحقیق: جناب محمد متین خالد

تاریخ احمدیت اور ''تذکرہ'' قادیانی کتب کی رو سے پانچ قادیانی افغانستان میں بجرم ارتداد قتل ہوئے۔

(۱) افغانستان کے فرمانروا جناب امیر عبدالرحمٰن مرحوم کے عہد حکومت ۱۹۰۱ء میں عبدالرحمٰن قادیانی کو حکومت افغانستان نے واصل جہنم کیا۔ (تاریخ احمدیت ج ۳ ص ۳۲۸)

(۲) افغانستان کے فرمانروا جناب امیر حبیب اللہ خان مرحوم کے عہد حکومت میں عبداللطیف قادیانی کو ۱۴؍ جولائی ۱۹۰۳ء میں بجرم ارتداد حکومت افغانستان نے سنگسار کیا۔ (ایضاً)

ان دونوں کے واقعہ قتل پر ملعون قادیان نے کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' لکھی جو قادیانی خزائن کی جلد ۲۰ میں شامل ہے۔ ان خزائن کو بعض حضرات ''خرافات قادیانی'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور عجیب ہے کہ خرافات میں پہلا لفظ ''خ'' دوسرا ''ر'' ہے دونوں کو ملائیں تو لفظ ''خر'' بنتا ہے۔ البتہ قادیانی گروہ اسے روحانی خزائن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ہمارے علامہ خالد محمود حوالہ میں اس کا مخفف ''رخ'' استعمال کرتے تھے۔ اس میں بھی وہی دو لفظ ''ر۔ خ'' ہیں۔ ذرا تقلّب کردیں تو نتیجہ ''خر'' ہی آئے گا۔ خزائن قادیانی یا خرافات قادیانی کی بحث غیر ارادی طور پر اس لئے شروع ہوگئی کہ ملعون قادیان نے ان دو قادیانی مرتدین کو شہید قرار دیا تو جواب آں غزل میں فقیر نے روحانی خزائن کو خرافات قادیانی کہنے والوں کے قول کو راجح قرار دے کر ''خرّ قادیان'' تک بات پھیلا دی۔ ویسے مرزا خود کو مسیح کہتا ہے جیسے سیدنا

مسیح علیہ السلام کی سواری کو ’’خرِ مسیح‘‘ کہتے ہیں تو دجال قادیان کے لئے ’’خرِ قادیان‘‘ پر قادیانی کرم فرماؤں کو چیں بجبیں نہ ہونا چاہئے۔ عوض معاوضہ برابر شد گلہ ندارد۔

(۳) اسی طرح نعمت اللہ خان، قادیانی مبلغ کو بجرم ارتداد ۳۱؍ اگست ۱۹۲۴ء امیر امان اللہ خان کے زمانہ میں، پھر (۴) عبدالحلیم قادیانی اور (۵) نور علی دونوں مرتد قادیانیوں کو بجرم ارتداد ۱۲؍ فروری ۱۹۲۵ء میں افغانستان حکومت نے فی النار والسقر کیا۔ (تذکرہ ص ۵۰۱ حاشیہ)

چنانچہ نعمت اللہ قادیانی مبلغ کے بجرم ارتداد قتل کے بعد ہندوستان میں قادیانیوں نے افغانستان حکومت کے خلاف ماحول کو شدید کشیدہ کرنے میں دیوانگی اختیار کی۔ مرتد کی سزا شریعت اسلامیہ میں قتل ہے۔ جہاں کہیں اسلام کی حکومت ہو کوئی شخص اسلام کو ترک کر کے کفر کو اختیار کر لے تو اسلامی حکومت کا فرض بنتا ہے کہ اس کو تحویل میں لے کر اسے دوبارہ اسلام کی ترغیب دے۔ اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کر لے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اگر وہ ارتداد پر قائم رہتا ہے تو اس پر مقدمہ دائر کر کے اسے اسلامی ملک کی اسلامی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ عدالت میں اگر اس کا جرم ارتداد ثابت ہو جائے تو پھر عدالت اسے اسلام کی رو سے سزائے موت کا حکم سنائے گی۔ اسلامی حکومت اسلامی عدالت کے فیصلہ کو نافذ کرے گی۔

افغانستان اسلامی مملکت تھی، اسلامی مملکت میں اسلامی قوانین کے تقاضوں پر عمل کیا ہوا کہ پورے ملک میں قادیانی باؤلے ہو گئے۔ سانپ کی طرح ان کو بل کھاتا دیکھ کر بعض ہندو قیادت بھی ان کی ہمنواء ہو گئی۔ محمد علی لاہوری نے ارتداد کے خلاف دجل وتلبیس کا شاہکار زہریلا اور مذموم رسالہ لکھا۔ بعض بزعم خود روشن خیال بھی قادیانی مؤقف کہ: ’’اسلام میں ارتداد کی سزا سزائے موت نہیں‘‘ پر ان کے ہمنواء ہو گئے۔ جنگ آزادی کے معروف قومی رہنماء مولانا محمد علی جوہر ایسے انقلابی قائد نے جناب مہاتما گاندھی کی ہمنوائی میں اپنے جریدہ ’’ہمدرد‘‘ میں محمد علی لاہوری مرزائی کے مؤقف کی تائید کرنا شروع کر دی۔

اللہ تعالیٰ کی کروڑ رحمتیں ہوں تحریک آزادی کے نامور ہیرو اور معروف رہنماء ظفر الملّت والدین مولانا ظفر علی خان پر کہ وہ خم ٹھونک کر میدان میں اترے۔ انہوں نے مؤقف یہ اختیار کیا کہ جھوٹے مدعی نبوت آں جہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کی بناء پر تمام مکاتب فکر کے جید علماء وفقہاء نے بالاتفاق اسے اور اس کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج، مرتد اور زندیق قرار دیا ہے۔

واقعات کے مطابق ۱۹۲۴ء میں افغانستان میں ایک قادیانی مربی نعمت اللہ خاں کو قادیانی عقائد پر مبنی مفسدانہ، شر انگیز اور ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضہ سے گستاخانہ، دل آزار اور اسلام دشمن لٹریچر برآمد ہوا۔ تفتیش میں اس نے بتایا کہ وہ پہلے مسلمان تھا۔ بعد ازاں

اس نے قادیانی مذہب اختیار کرلیا۔ اس پر اسے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کئی دن سمجھایا گیا۔ تمام اشکالات وشبہات کے جوابات دیئے گئے، مگر وہ اپنے ارتدادی اور کفریہ عقائد سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ چنانچہ ارتداد کے جرم میں نعمت اللہ قادیانی کو ۳۱؍اگست ۱۹۲۴ء کو سزائے موت دی گئی۔ اس پر قادیانیوں نے پوری دنیا میں شور وشغف مچایا۔ والی افغانستان امیر امان اللہ پر ژاژ خائی کی اور کہا کہ حکومت افغانستان کا یہ فعل آزادی اظہار رائے کے تناظر میں قابل اعتراض اور تعلیم اسلامی کے خلاف ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ اس قسم کی مادر پدر آزادی کی اجازت نہیں دیتی جو اسلامی حکومتیں شریعت پر عمل کرتی ہیں۔ ان کا روّیہ یہی ہے اور یہی ہونا چاہئے۔ یہ کوئی فروعی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کے بنیادی عقائد کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ ختم نبوت کا انکار، جہاد کی ممانعت، دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو کافر کہنا، کیا آزادی اظہار رائے ہے؟ اس واضح مؤقف کے باوجود نعمت اللہ قادیانی کی سزائے موت کے خلاف قادیانیوں نے اپنے اخبارات ورسائل میں مرتد کی سزا پر مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ بعض سادہ لوح مسلمان بھی اس پروپیگنڈہ کا شکار ہونے لگے۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خان نے اس کے جواب میں اپنے پرچہ ''زمیندار'' میں ''اسلام اور قتل مرتد'' کے عنوان سے نہایت مبسوط اور لاجواب مضمون تحریر کیا۔ یہ مضمون ۱۶؍مارچ ۱۹۲۵ء تا ۴؍اپریل ۱۹۲۵ء، ۱۵؍مئی ۱۹۲۵ء اور ۲۴؍مئی ۱۹۲۵ء کے شماروں میں قسط وار شائع ہوا۔ یہ جامع مضمون اس موضوع پر ''کوزے میں دریا بند کرنا'' کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اس کا مطالعہ ہر ذی شعور پر لازم ہے۔

۱۹۲۵ء کے اخبار زمیندار لاہور کے اس مضمون کی تمام قسطوں کو جمع کرنا، ترتیب قائم کرنا، کمپوز کرانا، یہ ایک مستقل کام تھا جو ایک صدی سے کسی مرد مجاہد کی عقیدہ ختم نبوت کے لئے مجاہدہ اور ریاضت کا مقتضی تھا۔ اللہ رب العزت نے یہ توفیق اور سعادت مخدوم گرامی جناب خالد متین صاحب کے حصہ میں لکھی تھی۔ اپنی بساط کے مطابق انہوں نے بے حد محنت کی۔ اس کے باوجود غلطی کا امکان ہے۔ اہل علم اس کے پروف میں کوئی غلطی یا سقم پائیں تو براہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ ہوسکے۔

اس مضمون کی تلاش کے لئے آپ اپنے رفقا جناب وقار احمد، جناب مفتی معاذ، جناب ڈاکٹر ضیاء الحق قمر اور محمد فرقان کے ہمراہ میدان میں کیا اترے کہ اپنی مراد کی کشتی کو کامیابی سے ساحل کامرانی پر جا اتارا۔ جناب محمد متین خالد کے ہاتھوں سو سالہ پوشیدہ علمی وایمانی خزینہ کو اس جلد میں شائع کرنے پر انتہائی خوشی ہورہی ہے اور یہ ایک صدی قبل کا مضمون پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہورہا ہے۔ (زہے مقدر)

مولانا ظفر علی خان کے کلام کے مجموعے ''بہارستان''، ''نگارستان''، ''چمنستان''، ''حبسیات''، ''ارمغان قادیان'' شائع ہوئے۔ زاہد علی خان کی کاوش سے آپ کے تمام مجموعہ ہائے کلام کو ''کلّیات ظفر

علی خان‘‘ کے نام سے جناب محمد فیصل صاحب نے اپنے مکتبہ الفیصل غزنی سٹریٹ لاہور سے شائع کرنے کا قابل قدر وباعث رشک فریضہ سرانجام دیا، جس میں نہ صرف تمام مجموعہ ہائے کلام مولانا ظفر علی خان اشاعت پذیر ہوگئے بلکہ ان مجموعوں کو اشاعت اوّل کے بعد کا کلام بھی موضوعات کی مناسبت سے شامل ’’کلّیات ظفر علی خان‘‘ ہوگیا۔ یہ ۲۰۰۷ء کی بات ہے۔

۳...... ’’ارمغان قادیان‘‘ آپ کے مجموعہ ہائے کلام میں سے ایک مجموعہ ’’ارمغان قادیان‘‘ بھی ہے جسے مولانا ظفر علی خان نے ۱۹۳۴ء میں شائع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ یہ ۱۹۳۶ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ جناب چراغ حسن حسرت نے اس کا وقیع مقدمہ تحریر کیا۔ اس میں ردقادیانیت پر آپ کا کلام جمع کیا گیا۔ جگہ جگہ توضیح کے لئے جناب اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی نے حواشی بھی تحریر کئے۔ یہ مجموعہ مسلم پریس ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا۔ اس اشاعت اوّل میں بہت سارا کلام جو اس مجموعہ کی اشاعت کے بعد سے مولانا ظفر علی خان کی وفات تک کا تھا، رہ گیا تھا۔ اس مجموعہ کا ایڈیشن ثانی مکتبہ کاروان لاہور سے شائع ہوا۔ جناب نظیر لدھیانوی نے اس اشاعت ثانی کا سرآغاز لکھا۔ اس میں بہت سارے مختصر حواشی آپ نے تحریر کئے۔ نیا کلام بھی شامل کرنے کا اعزاز حاصل کیا لیکن طبع اوّل میں بہت ساری نظمیں جو ایک شعر کی مناسبت سے ’’ارمغان قادیان‘‘ میں شامل کی گئی تھی، ان کو خارج کر دیا۔ شعری مجموعہ میں وہ ایک شعر دے دیا تو ٹھیک ہے۔ رہ گیا تو کوئی حرج نہیں کا معاملہ کر دیا گیا۔ اشاعت اوّل میں طویل حواشی تھے وہ بھی خارج کر دیئے گئے۔

قارئین محترم! ۱۹۳۶ء کے ’’ارمغان قادیان‘‘ کو ۲۰۲۲ء میں نئے سرے سے اس کی اشاعت کے لئے ہمارا کمر باندھنا محض ارادہ الٰہی اور اس کی مشیت کا مرہون منت ہے۔ اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت، کرم ایزدی، فضل الٰہی اور احسان باری تعالیٰ سے مولانا عتیق الرحمٰن نے ’’ارمغان قادیان‘‘ کی اشاعت اوّل، دوم اور کلام ظفر علی خان کے دوسرے مجموعوں کو سامنے رکھ کر نئے سرے سے اس کی ترتیب کے کام کا آغاز کیا۔ مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد عثمان سے بھی ضرورت کے وقت معاونت رہی۔

غرض کوشش کی کہ (۱) ارمغان قادیان کی اشاعت اوّل ودوم کی تمام نظمیں یکجاء ہو جائیں۔ دونوں ایڈیشنوں کے تمام حواشی بھی شامل ہو جائیں۔ دوسرے مجموعوں اور کلّیات سے ردقادیانیت پر کہیں بھی کچھ ہے، رہنے نہ پائے۔ اس جذبہ سے دن رات ایک کر کے مولانا عتیق الرحمٰن نے اپنے طور پر قابل رشک محنت کی۔ وہ اس میں کتنے کامیاب ہوئے، یہ اب قارئین کے فیصلہ پر چھوڑتے ہیں۔ لیکن اپنا کم از کم خیال یہ ہے کہ اس نئی ترتیب واشاعت میں ردقادیانیت پر مولانا ظفر علی خان مرحوم کا اتنا کلام جمع ہوگیا ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ الحمدللہ اوّلاً و آخراً! ۱۹۳۶ء کے ایڈیشن میں ’’ارمغان قادیان‘‘ کا پہلا

حصہ اس کلام پر مشتمل تھا جو قادیانیوں کے خلاف مولانا ظفر علی خان نے ارشاد فرمایا۔ اسی کے دوسرے حصہ میں نثر کا وہ حصہ جو قادیانیوں کے خلاف مولانا ظفر علی خان کے مضامین کی شکل میں تھا۔ ان سے چند کا انتخاب کر کے شائع کیا گیا۔ ’’ارمغان قادیان‘‘ کی دوسری طبع میں نثر کا یہ حصہ نکال دیا گیا۔ اس اشاعت میں ہم نے نثر کا حصہ بھی پہلی اشاعت کا شامل کر دیا ہے۔

۴...... ’’حدیث قادیان‘‘ حضرت مولانا علامہ عبدالرشید طالوت کی خود مرتب کردہ ہے۔ لیکن اس کی فہرست اور مسودہ کی نظموں میں بہت تفاوت ہے۔ بہت ساری نظموں کے نام فہرست میں موجود لیکن مسودہ میں وہ نظمیں غائب ہیں۔ بظاہر یہی ہے کہ ان نظموں کو حضرت علامہ شامل کرنا چاہتے تھے۔ ان کے سرنامے (عنوان نظم) فہرست میں داخل کئے لیکن مسودہ کی تبییض کے وقت ان کو اس میں شامل کرنے کی بابت رائے بدل گئی۔

(۱) ’’حدیث قادیان‘‘ کے اصل مسودہ کا عکس، (۲) ’’تدوین کلّیات علامہ عبدالرشید نسیم طالوت‘‘ کے دونوں حصوں کا مقالہ مل گیا۔ (۳) ۱۹۴۱ء کا ہفت روزہ ’’تنظیم اہل سنت‘‘ لاہور کا مرزا غلام احمد قادیانی نمبر شائع شدہ ’’احتساب قادیانیت‘‘ جلد ۵۵۔ (۴) ماہنامہ ’’الصدیق‘‘ ملتان کی سولہ سالہ فائل سے ردقادیانیت پر علامہ طالوت مرحوم کا جو کلام ملا، ’’حدیث قادیان‘‘ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کی جمع وترتیب مولانا محمد وسیم اسلم نے کی۔ یہ کتاب بھی ’’محاسبہ قادیانیت کی جلد ہذا (۲۰)‘‘ میں شامل اشاعت ہے۔ الحمدللہ!

۵...... ’’ردقادیانیت پر علامہ طالوت کے مضامین‘‘ ترتیب: مولانا عتیق الرحمٰن

ماہنامہ ’’الصدیق‘‘ ملتان کے وہ اداریئے اور شذرات جو علامہ طالوت مرحوم نے لکھے، تاریخ وار ان سب کو مولانا عتیق الرحمٰن نے جمع کیا۔ ترتیب لگائی اور تخریج کا کام مکمل کیا۔ اسی کے ساتھ اگر اس زمانہ میں دیگر قومی جرائد، اخبارات میں کوئی چیز ردقادیانیت پر شائع شدہ جسے علامہ طالوت نے ماہنامہ ’’الصدیق‘‘ میں جگہ دی، یا قارئین ’’الصدیق‘‘ نے کوئی خط یا خبر علامہ طالوت کو بھجوائی اسے آپ نے باتبصرہ یا بلاتبصرہ شائع کیا تو وہ سب اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے، جو ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی اس جلد (۲۰) میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ستر سال قبل کے ماہنامہ میں شائع شدہ مضامین کو پہلی بار کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ باری تعالیٰ تیرا لا تعدّ ولا تحصی ہم مسکینوں پر شکر واجب۔ الشکر والحمد کلہ للہ تعالیٰ!

۶...... ’’ماہنامہ الصدیق میں ردقادیانیت پر مختلف علماء کرام واہل قلم کے مضامین‘‘

جمع وترتیب: مولانا عتیق الرحمٰن

ماہنامہ ’’الصدیق‘‘ ملتان (۱۹۵۱ء تا ۱۹۶۶ء) میں ردقادیانیت پر جن حضرات علماء کرام واہل قلم کے مضامین شائع ہوئے، اس کتاب میں ان سب کو جمع کر دیا گیا ہے تاکہ ’’الصدیق‘‘ میں شائع ہونے والا

ردقادیانیت پر میٹر ایک ساتھ اس کتاب میں جمع ہو جائے۔ الحمدللہ! ''الصدیق'' میں (۱) مسک الختام مؤلفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ (۲) ایمان کے ڈاکو مؤلفہ حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری بھی قسط وار شائع ہوتے رہے۔ لیکن یہ دونوں رسائل کتابی شکل میں بھی مطبوعہ ہیں اور یہ کہ ''احتساب قادیانیت'' جلد۲ اور ''احتساب قادیانیت'' جلد۵۶ میں (بالترتیب) یہ دونوں رسائل شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں پر ان کو شامل اشاعت نہیں کرنا چاہئے تھا۔ چنانچہ ایسے کیا۔ اس کے علاوہ جن حضرات کے ''جتنے'' مضامین ''الصدیق'' میں شائع ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱......	حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیروی	۱۲	مضامین
۲......	مولانا عبدالحمید ارشد	۱	مضمون
۳......	مولانا ابورضوان	۱	مضمون
۴......	مولانا رحیم بخش	۱	مضمون
۵......	میر ظفر بی. ایس. سی بہاول پور	۱	مضمون
۶......	قاضی عبدالصمد سربازی	۱	نظم

''الصدیق'' کے جملہ مضامین ردقادیانیت کو ''محاسبہ قادیانیت'' کی جلد ہذا (۲۰) میں شامل ہونے پر اللہ رب العزت جل شانہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ستر سال بعد پہلی بار کتابی شکل میں یہ شائع ہو رہے ہیں۔

محاسبہ قادیانیت جلد۲۰ کی امتیازی شان

(۱) اس جلد میں برصغیر پاک و ہند کے دو ممتاز رہنما، دونوں دانشور، دونوں نامور شاعر، دونوں قادر الکلام ادیب ظفر الملّت والدین مولانا ظفر علی خان اور مولانا علامہ عبدالرشید نسیم طالوت کا نظم و نثر کا جو کچھ میسر آیا اکثر پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہو رہا ہے۔

(۲) اتفاق بلکہ حسن اتفاق کہ دونوں نے قادیانیت کے خلاف اپنے کلام کے قریباً ملتے جلتے نام تجویز کئے۔ مولانا ظفر علی خان کے کلام کا نام ''ارمغان قادیان'' اور علامہ طالوت کے کلام کا نام ''حدیث قادیان'' ہے۔

(۳) مولانا ظفر علی خان کی ردقادیانیت کے خلاف خدمات پر جنہوں نے کتاب جمع کی ان کے نام کا جز بھی نسیم ہے اور اس مجموعہ میں شامل ردقادیانیت پر علامہ طالوت کے نام کا بھی جز نسیم ہے۔ یعنی حکیم عنایت اللہ نسیم اور علامہ عبدالرشید نسیم طالوت۔

(۴) مولانا ظفر علی خان کے قادیانیت کے خلاف نثری رشحات قلم اور مولانا عبدالرشید نسیم طالوت کے بھی ردقادیانیت پر نثری رشحات قلم دونوں پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔

(۵) مولانا ظفر علی خان کے مضامین جناب محمد متین خالد نے اور مولانا طالوت کے مضامین ’’الصدیق‘‘ کے دیگر حضرات کے مضامین جناب مولانا عتیق الرحمٰن نے مرتب کئے۔ ادھر جمع وترتیب ہوئے، ادھر ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ میں شائع ہوئے۔ یہ بھی پہلی بار ہو رہا ہے۔

(۶) ’’محاسبہ قادیانیت ج ۲۰‘‘ میں چھ کتب ورسائل ہیں، جن میں چار کتب ورسائل دو شخصیات مولانا ظفر علی خان اور مولانا علامہ طالوت کا فیضان علم ودانش ہے۔

گویا ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی جلد بیس (۲۰) میں:

۱......	جناب حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	کی	۱	کتاب سے انتخاب
۲......	مولانا ظفر علی خان (ترتیب وتحقیق: جناب محمد متین خالد)	کی	۲	کتب
۳......	علامہ طالوت (ترتیب وتحقیق: مولانا محمد وسیم اسلم)	کی	۱	کتاب
۴......	علامہ طالوت واہل قلم (جمع وترتیب: مولانا عتیق الرحمٰن)	کی	۲	کتب
	گویا ۴ حضرات کی	کل	۶	کتب

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: (فقیر) اللہ وسایا، ملتان

شہدائے ختم نبوت بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۲۷، ۲۸ ؍اکتوبر ۲۰۲۲ء میں بنوں سے ۷۰ گاڑیوں پر مشتمل قافلے نے شرکت کی۔ ۷۰ گاڑیوں کا قافلہ کانفرنس سے واپس آرہا تھا، رات چار بجے ایک ویگن جس میں جامعہ دارالہدیٰ میرا خیل کے شیخ الحدیث مولانا محمد سفیان سمیت دورہ حدیث کے طلبائے کرام کا ایکسیڈنٹ ہوا۔ اس کے نتیجے میں موقع دو علمائے کرام مولانا قاری مصباح الدین مولانا سلیمان شہید ہوئے اور باقی تمام احباب شدید زخمی ہوئے۔ مقامی جماعت کے امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی نے مجلس عاملہ کے ساتھ موقع پر پہنچ کر زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا۔ اکثر کی حالت تشویشناک ہے۔ دو شہداء کی تکفین وتدفین میں علماء وعوام نے شرکت کی۔ تعزیت کے لئے مولانا قاضی احسان احمد کراچی مولانا محمد عابد کمال تشریف لائے۔ تشویشناک زخمیوں کو پشاور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس منتقل کیا گیا۔ صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے زخمیوں کی دادرسی کے لئے پشاور ہسپتال میں مستقل ایک جماعت کی تشکیل کی ہے تمام احباب سے دعاؤں کی درخواست ہیں۔

مرزا قادیانی کی عمر اور قادیانیت

مولانا عتیق الرحمٰن

چودہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اہل باطل نے ہمیشہ دجل و تلبیس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انہی اہل باطل کے پیروکار قادیانی بھی ہیں۔ جو مرزا قادیانی کی عمر کے متعلق دجل وفریب سے کام لے رہے ہیں۔ قادیانیوں کے اس دجل کی وجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے تقریباً ۱۵ رسائل میں اپنی عمر کے متعلق پیشین گوئی کہ میری عمر ۸۰ سال یا اس سے کچھ زیادہ یا کم ہوگی۔

(تریاق القلوب ص ۱۳ حاشیہ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۲)

طرفہ تماشا یہ کہ ۲۰ کے قریب مرزا قادیانی کی کتب و اخبارات، رسائل وجرائد میں مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء درج ہے۔ اور مرزا قادیانی کی تاریخ وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے۔ جس میں کسی مرزائی کو اختلاف نہیں ہے۔ اب ۱۸۳۹ء تا ۱۹۰۸ء تک ۶۹ سال عمر بنتی ہے۔ اور مرزا قادیانی کی پیشین گوئی ہے کہ میری عمر ۸۰ سال یا اس پر چار پانچ زیادہ یا پانچ چار کم ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۶ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

یعنی میری عمر ۸۴، ۸۵ یا ۷۵، ۷۶ برس ہوگی۔ اور پھر مرزا قادیانی کی زندگی میں مرزائیوں کے نام نہاد خلیفہ حکیم نور الدین بھیروی نے اپنی کتاب (نور الدین ص ۱۷۰، طبع اول) میں مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے۔ اور مرزا قادیانی کی وفات کے بعد لکھا کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی۔ اب معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی خود اپنی پیدائش کے متعلق لاعلم تھا یا نور الدین بھیروی۔

مرزا قادیانی کی وفات کے بعد جب قادیانیوں نے حساب لگایا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ مرزا قادیانی کی جس طرح پہلے کوئی کوئی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اب اپنی عمر کے متعلق جو پیش گوئی کی وہ بھی پوری ہوتی ہوئی نظر نہیں آرہی۔ لہٰذا دجل کا سہارا لے کر مرزا قادیانی کی عمر کو بڑھانا شروع کیا۔ نور الدین نے کہا کہ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدائش ہوئی۔ معراج الدین عمر قادیانی نے کہا کہ ۱۸۳۲ء میں ہوئی۔

(سیرت المہدی ج ۱ حصہ سوم ص ۸۲۱ روایت نمبر ۸۶۵)

اسی معراج الدین عمر قادیانی نے مرزا قادیانی کے مختصر کے حالات کو جمع کیا ان مختصر حالات کو قادیانیت نے براہین احمدیہ کی قدیم ایڈیشنوں میں شائع کیا اب جدید ایڈیشنوں میں سے اس حصے کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے ص ۶۰ پر مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۹ء درج ہے۔

مرزا بشیر الدین نے مرزا قادیانی کی وفات کے ۲۸ برس بعد الفضل میں اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے متعلق غلط فہمی تھی۔ جو اس نے دسیوں مرتبہ لکھا کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اس بات کو ردی کی ٹوکری میں پھنک دیا جائے لہٰذا میں نے مرزا قادیانی کی پیش گوئی کو سچا کرنے کے لئے ایک تحقیق کی ہے اس کو مانا جائے وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی تھی۔

(الفضل قادیان ج ۲۴ نمبر ۳۶ ص ۳ کالم ۱ مورخہ ۱۱/اگست ۱۹۳۶ء)

اگر قادیانیت کی ان تصنیفات کو دیکھا جائے جو مرزا قادیانی کی زندگی میں لکھی گئیں چاہے وہ کوئی کتاب ہو۔ رسالہ ہو، اخبار ہو، مقالہ ہو، ان میں ساری قادیانیت اس بات پر متفق نظر آتی ہے کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی ہے۔ جیسے ہی مرزا قادیانی کی وفات ہوئی اور مرزا قادیانی کی اپنی عمر کے متعلق پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو مرزائیت کا مؤقف تبدیل ہونا شروع ہوگیا۔

گویا مرزا قادیانی جگہ جگہ اپنی عمر کے متعلق غلط لکھتا رہا۔ نورالدین بھی مرزا قادیانی کی زندگی میں اس کی عمر کے متعلق غلط لکھتا رہا۔ کسی کو معلوم نہ ہوا لیکن مرزائے قادیاں کے مرنے کے ۲۸ برس بعد قادیانیت کو معلوم ہوا کہ اصل تاریخ پیدائش کیا ہے۔ اس اعلان کے بعد مرزائیوں نے اس دجل کو پھیلانا شروع کیا اور اپنی تمام نئی کتب میں لکھنا شروع کیا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ حتیٰ کہ اپنی ویب سائٹ پر بھی یہی لکھا۔ ان کے دیکھا دیکھی انٹرنیٹ کے نام نہاد مورخین نے اسی طرح نقل کردیا۔ اب ہمارے مسلمان جو نئے اس فتنے کے متعلق لکھنا، پڑھنا اور ریسرچ کرنا شروع کرتے ہیں سب سے پہلے وہ انٹرنیٹ، گوگل پر سرچ کرتے ہیں۔ تو وہاں پر مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء قادیانیوں نے دجل سے لکھ رکھی ہے۔ اس کو نقل کردیتے ہیں جو کہ سراسر مرزا قادیانی کی عبارات کے برخلاف ہے۔ اسی طرح ردقادیانیت پر ابھی حال ہی میں ایک کتاب منظر عام پر آئی ہے اس کتاب کی پہلی سطر پر مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۵ء درج ہے۔ ان چند سطور لکھنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اصل مراجع کو چھوڑ کر نقل کا سہارا نہ لیا جائے۔

مرزا قادیانی کی عمر کی متعلق حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ نے دلائل سے بھرپور ایک رسالہ ''عمر مرزا'' کے نام سے لکھا جو کہ احتساب قادیانیت ج ۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح باؤ تاج محمد نکودریؒ جو کہ ضلع جالندھر کے تھے تقسیم کے بعد پاکستان منتقل ہوئے۔ انہوں نے ''مرزا غلام قادیانی کی ایک پیش گوئی کا تجزیہ (عمر مرزا)'' نامی رسالہ تحریر کیا اور روشن دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش کے متعلق قادیانیت دجل وفریب سے کام لے رہی ہے۔ جو کہ احتساب قادیانیت ج ۵۰ میں شائع ہو چکا ہے۔ ان کا مطالعہ کیا جائے۔ نیز یہ کہ اصل تاریخ پیدائش مرزا قادیانی کی اس کے اپنے بیسیوں اعترافات کے مطابق ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء ہے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

نام کتاب: فتنہ کبریٰ: تالیف: مولانا عبدالحمید تونسوی: صفحات: ۹۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز رحماء بینہم جامع مسجد صدیقیہ تنظیم اہل سنت ابدالی روڈ نواں شہر ملتان۔

’’قرب قیامت میں آخری زمانہ کا فتنہ کبریٰ‘‘ نامی اس سوصفحاتی مقالہ میں حضرت مولانا عبدالحمید تونسوی صاحب مدظلہم نے ’’دجال‘‘ کے فتنہ کے خروج کی تفصیلات قرآن وسنت کے حوالہ سے اتنی جمع کردی ہیں کہ موضوع کا کوئی حصہ تشنۂ تکمیل نہیں رہا: ’’مسیح الدجال کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ، دجال کا نسب، دجال اور ابن صیاد، ملعون قادیان اور دجال، دجال کی فتنہ انگیزیاں، مسیح ابن مریم علیہما السلام کا نزول اور قتل دجال، متجددین کی دجال کے متعلق قلابازیوں وغیرہ۔‘‘ ایسے چالیس کے لگ بھگ عنوانات قائم کرکے اس مسئلہ کی تمام جزئیات کو واضح کردیا ہے۔

اس موضوع پر لکھی جانی والی کتب میں یہ مقالہ ایک شاندار علمی اضافہ ہے جو بہت ساری بحثوں کو الجھانے کی بجائے ایسا سلجھا دیتا ہے کہ اس کے مطالعہ سے بہت ساری کتب سے قاری بے نیاز ہوجاتا ہے۔ ہر بات باحوالہ درج کی ہے جس سے اس مقالہ کی ثقاہت میں اور اضافہ ہوجاتا ہے، مطالعہ شرط ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ایک عہد ساز شخصیت: رشحات قلم: مولانا زاہد الراشدی: صفحات: ۱۶۰، قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ امام اہل سنت مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ!

ملک عزیز کے نامور بیدار مغز عالم دین اور معروف دانشور حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے قریباً ربع صدی مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے ساتھ ان کی زیر تربیت وزیر نگرانی جمعیت علماء اسلام میں کام کیا ہے۔ عرصہ تک آپ مرکزی سیکرٹری اطلاعات کے ناطے مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ آپ کو لکھنے کا قدرت نے خاص سلیقہ ودیعت کیا ہے، آپ نے حضرت مفتی صاحب کی شخصیت پر نا معلوم کتنے مضامین لکھے ہوں گے۔ ضرورت تھی کہ اس ذخیرہ کو جمع کرکے اس کا انتخاب کیا جائے اور اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ جامعہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے فاضل نوجوان مولانا حافظ خرم شہزاد کو حق تعالیٰ نے اس توفیق سے سرفراز کیا کہ حضرت مفتی محمود صاحب مرحوم کے حوالہ سے مولانا زاہد الراشدی کے مضامین میں سے ۲۸ مضامین کا

انتخاب کر کے یہ کتاب مرتب کر دی، یہ اٹھائیس مضامین حضرت مفتی محمودؒ کی زندگی کے اٹھائیس گوشے، جمعیۃ علماء اسلام کی اٹھائیس کوشش اور جہتیں، کامیابیاں یا کامرانیاں جو بھی آپ چاہیں نام دیں وہ کتاب پر پورا اترے گا۔ ایک ایک مضمون تاریخی واقعات وحقائق کا خزینہ اور معلومات کا گراں مایہ اثاثہ ہے۔

صاحب کتاب ومرتب دونوں مبارک کے مستحق ہیں۔ ہر تحریکی کارکن کے لئے اس کا مطالعہ لازمی ہے۔ ہر جمعیۃ کا کارکن اسے ضرور پڑھے۔

ختم نبوت کہانی: صفحات: ۲۴۰ ملنے کے لئے رابطہ نمبر ۰۳۰۰۶۳۸۵۹۱۵، میاں اسحٰق سنز آزاد پور کھمانا نوالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

عرصہ ہوا کہ ان حضرات نے فیس بک کے ذریعہ ''ختم نبوت کہانی'' کے نام پر مقابلہ کا اعلان کیا۔ ملک بھر سے نئے لکھاری حضرات وخواتین نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، اساسی وبنیادی عقیدہ کے طور پر قرآن وحدیث، تاریخ وواقعات، عقل ونقل کی روشنی میں اس پر لکھا اور خوب لکھا ان میں سے مقابلہ میں اول، دوم، سوم آنے والے مضامین اور پھر اس امتیازی مضامین کے علاوہ دیگر تمام مضامین کا انتخاب کر کے کل اڑتالیس مضامین کے مجموعہ پر مشتمل یہ کتاب شائع کی گئی۔ یہ مضامین دراصل اڑتالیس کہانیاں ہیں جو مختلف لکھاریوں نے تخلیق کیں۔ نوجوان نسل کو عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرانے کے لئے عام فہم اور آسان کہانیوں کے ذریعے کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ نوجوان اس کتاب کو پڑھنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔

نام کتاب: پنج سورۃ: مرتب: حافظ سلیم جلوی: صفحات: ۹۶: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ دارالقرآن جلہ جیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی: رابطہ نمبر: ۰۳۰۱-۷۹۴۱۴۹۳:۔

حافظ سلیم جلوی نے قرآن پاک کی چند سورتوں سورۃ الکھف، سورۃ الم سجدہ، سورۃ یٰسین، سورۃ دخان، سورۃ الرحمٰن، سورۃ واقعہ، سورۃ الملک، سورۃ المزمل، سورۃ الفجر، آیت الکرسی، چار قل کو ہر ایک سورۃ کے فضائل کے ساتھ ''پنج سورۃ شریف'' کے نام سے مرتب کیا ہے۔ ہر ایک سورۃ سے پہلے ان کے فضائل کو بمع حوالہ ذکر کیا ہے جو کہ کتب احادیث سے ثابت ہیں اور سورتوں کو بمع ترجمہ جمع کیا ہے تاکہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ان کے معانی ومطالب میں غور وتدبر کیا جاسکے۔ آخر میں یومیہ پڑھے جانے والے چند وظائف بھی ہیں۔ گویا صبح وشام کو پڑھے جانے والے اکثر وظائف وسورتوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ عمر رسیدہ حضرات کی آسانی کے لئے حروف بڑے اور موٹے لکھے گئے ہیں اور اچھا کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ گھروں اور مسجدوں میں تلاوت اور ایصال ثواب کے لئے رکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ (مولانا عتیق الرحمٰن)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس غلہ منڈی جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸؍ستمبر ۲۰۲۲ء بعد از نماز عشاء غلہ منڈی جھنگ صدر میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مولانا پیر سید مصدوق حسین شاہ بخاری امیر عالمی مجلس جھنگ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد شاہد، ہدیہ نعت حافظ عبداللہ عزیز، قاری محمد شاہد جھنگوی، قاری حسن افضال صدیقی، جاوید برادران، جناب سلیمان گیلانی، حافظ سیف اللہ حافظ طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد عثمان طارق، مولانا ناصر حسن عارفی نے سرانجام دیئے۔ مولانا عبدالرحیم شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ، مولانا حبیب اللہ نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ مہد الفقیر، مولانا محمد سلمان مبلغ ساہیوال، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ حمداللہ رہنما جمعیت علماء اسلام کے بیانات ہوئے۔ دعا مولانا حافظ حمداللہ نے کرائی۔ (محمد انور: جھنگ)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷؍اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد سید عبداللطیف شاہ والی احمد پور سیال ضلع جھنگ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ قاری محمد ثقلین کی تلاوت کلام سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ حافظ اعظم فراز، حافظ ابوہریرہ سمیت دیگر حضرات نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ سید لطیف احمد شاہ نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔ مفتی حبیب احمد شاہ نے سپاس نامہ پیش کیا۔ مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا کا خصوصی بیان ہوا۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے حضرت مولانا پیر عبدالرحمٰن شاہ کی زیر سرپرستی احمد پور سیال کے تمام عہدیدان واراکین نے بھرپور کردار ادا کیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس پنو عاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کے زیر انتظام ۷؍اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء نزد قادریہ مسجد شاہی بازار میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا قاری خلیل الرحمٰن پنو عاقل اور نگرانی ڈویژنل مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے کی۔ کانفرنس کا آغاز جناب حافظ عبدالغفار شیخ کی

تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت جناب عبدالحق شیخ، جناب رستم دین جسکانی نے پیش کیا۔ مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی امیر سکھر، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالغفار شیخ نے انجام دیئے۔ مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈر، مولانا عبد السبحان سمیت دیگر علمائے کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا محمد حسن جتوئی، مولانا توصیف احمد و دیگر احباب نے بھرپور محنت کی۔ عالمی مجلس سکھر کے ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی نے اختتامی دعا کرائی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس چوک اعظم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حسن وحسین اڈہ بھاگل میں ۸؍اکتوبر۲۰۲۲ء کو بعد نماز عشاء تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ نے کی۔ حافظ عطاء الرحمٰن پشاور نے نعتیہ کلام پیش کیا، کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا یحییٰ عباسی امیر جمعیت مظفر گڑھ، مولانا اکرم شہزاد جمعیت اہلحدیث، مولانا سمیع اللہ ربانی، قاری عبدالشکور گرواں کے خطابات ہوئے۔ مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے اسٹیج کے فرائض سرانجام دیئے، کانفرنس میں دریا خان، منکیرہ، کوٹ سلطان، کلو چوک، جمن شاہ لدھانہ، نواں کوٹ، ھیڈ ویرڑی، فتح پور، صابر آباد، رفیق اباد، ودیگر علاقہ بھر کے علماء کرام وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی، کانفرنس کی تیاری کے لئے مقامی امیر مولانا علی معاویہ ومقامی ناظم قاری ابوبکر مدنی کی نگرانی میں تمام علماء کرام وکارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی کنونشن بھکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹؍اکتوبر۲۰۲۲ء دن گیارہ بجے جامع مسجد فرقانیہ رانا عباس چوک بھکر میں تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ حافظ عطاء الرحمٰن کا نعتیہ کلام ہوا، ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد کا مختصر اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا خصوصی بیان ہوا۔ شہر بھر سے علماء کرام اور ائمہ مساجد نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کروڑ لعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹؍اکتوبر۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ کروڑ لعل عیسن میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، حافظ عطاء

الرحمٰن فاروقی پشاور اور اختر برادران نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی اور مولانا یحییٰ عباسی مظفرگڑھ کے خصوصی خطابات ہوئے، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ نے قراردادیں پیش کیں۔ نقابت کے فرائض قاری احسان اللہ فاروقی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علماء کرام وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی، کانفرنس کی تیاری کے لئے مفتی فاروق معاویہ کی زیرنگرانی تمام علماء کرام وکارکنان نے بھرپور محنت کی۔

سیرت سید البشر ﷺ کانفرنس فتح پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد الحسین وارڈ نمبر۲ فتح پور ضلع لیہ میں سالانہ سیرت سید البشر کے عنوان سے کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد نے کی۔ حافظ عطاء الرحمٰن فاروقی پشاور اور نواز بلوچ نے نعتیہ کلام پیش کیا، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد اسماعیل انقلابی، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اشفاق ڈیروی نے سرانجام دیئے۔ اختتام پر مدرسہ کے سابق مہتمم قاری محمد حیات تونسویؒ کے لئے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔ جلسہ کے تمام انتظامات کی نگرانی قاری حبیب اللہ جھنگوی نے کی۔

آمد خاتم النّبیین ﷺ کانفرنس بہاول نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹/اکتوبر ۲۰۲۲ء مطابق ۱۲/ربیع الاول بعد نماز عشاء بہاول نگر میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد اکرام اللہ عارفی نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد رضوان بابر کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام ملک کے مشہور نعت خواں احسان اللہ حیدری، قاری محمد سیف اللہ خالد، عبدالقادر شاہین اور قاری محمد احمد نے پیش کیا۔ مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مولانا اکرام اللہ عارفی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ ۱۰/اکتوبر ۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء جامع مسجد خادم آباد بہاول نگر میں مفتی محمد نصر اللہ خان کی زیرصدارت کامیاب تحفظ ختم نبوت جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں بھی خصوصی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع نے فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس الفتح گراؤنڈ فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پانچویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۲ء

بعد نماز مغرب بمقام الفتح گراونڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔ تلاوت ڈاکٹر قاری محمد صولت نواز نے کی جبکہ نعتیہ کلام جناب قاری محمد عبدالمجید رحیمی، حافظ مونس داؤد، قاری محمود مدنی، قاری محمد سعید مدنی، مفتی محمد کفایت اللہ، قاری شاہد محمود، قاری نیاز الرحمٰن، شاعر ابن شاعر جناب محترم سید سلیمان گیلانی نے پیش کئے۔ نقابت کے فرائض مولانا سید عبید الرحمٰن شاہ نے انجام دیئے، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالقدوس گجر ماموکانجن، مولانا محمد یوسف شیخوپوری، مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ نقشبندی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرشید غازی، مولانا مفتی عبدالشکور رضوی فیصل آباد، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال متحدہ جمعیت اہل حدیث، مولانا شاہ نواز فاروقی گوجرانوالہ، شاہین جمعیت مولانا حافظ حمد اللہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہم کے بیانات ہوئے۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ العالی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ۲۱ر اکتوبر ۲۰۲۲ء مطابق ۲۴ر ربیع الاول بعد نماز مغرب چھٹی سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے ایک دن پہلے شہر میں تشہیری اور تعارفی ریلی نکالی گئی جس سے ہر خاص وعام کو کانفرنس میں شرکت کا جذبہ پیدا ہوا۔ کانفرنس کی صدارت عظیم روحانی شخصیت مولانا خواجہ خلیل احمد کی جبکہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، خطیب ختم نبوت مولانا احسان احمد، مولانا نور محمد ہزاروی اور مولانا عتیق الرحمٰن نے خطاب کیا جبکہ تلاوت قاری محمد مزمل اور نعتیہ کلام مقامی نعت خواں کے علاوہ حافظ عمر فاروق سرگودھوی اور مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کر کے مجمع سے خوب داد سمیٹی۔ نقابت استاذ الحدیث مولانا محمد مسعود خوشابی نے کی۔ مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالماجد شہیدی، تبلیغی شخصیت مولانا اظہر ندیم اور ضلعی امیر عالمی مجلس قاری عبدالواحد نے کانفرنس کی سرپرستی کی اور تاجر برادری کے علاوہ دیگر طبقات کی کانفرنس کے سلسلے میں کاوشوں پر بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ سالانہ کانفرنس میں شرکت کے سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاوہ سرگودھا، گجرات، جہلم، میانی اور بھیرہ سے بھرپور شرکت ہوئی۔ شرکاء نے کانفرنس کے حسن انتظام اور کامیابی پر مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی اور شہر کی تاجر برادری کو مبارک باد اور بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ (محمد مسعود حجازی)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳ نومبر ۲۰۲۲ء بعد نماز عشاء بمقام محلّہ مصطفیٰ آباد گلی نمبر ۴ سرگودھا روڈ فیصل آباد میں منعقد ہوئی، جس میں تلاوت مولانا قاری عبداللہ ہاشم نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا محمد قاسم گجر لاہور، قاری محمود مدنی، قاری محمد حذیفہ صدیق، قاری محمد سعید مدنی، حافظ مونس داؤد اور مولانا محمد انیس نے پیش کیا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز، حضرت مولانا مفتی عبدالشکور رضوی، حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا مفتی سید خبیب احمد شاہ نقشبندی، مولانا صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا عبدالرشید غازی کے بیانات ہوئے۔ صدارت حضرت مولانا مفتی حفظ الرحمٰن بنوری نے کی اور حضرت مولانا قاری محمد یاسین نے اختتامی دعا کرائی۔

علامہ عبدالحق مجاہد ملتان کو صدمہ

ملتان کے معروف مذہبی اسکالر مولانا علامہ عبدالحق مجاہد کے جواں سال بیٹے علامہ اسرار الحق مجاہد تقریباً چالیس سال کی عمر میں ۲۵؍اکتوبر ۲۰۲۲ء کو دارفانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! علامہ عبدالحق مجاہد کا خاندان تقسیم کے بعد فورٹ عباس بہاول نگر میں آباد ہوا، علامہ صاحب مولانا محمد علی جالندھریؒ کے زمانہ سے تحریکہائے ختم نبوت میں پیش پیش چلے آرہے ہیں۔ اللہ نے آپ کو دو بیٹوں سے نوازا، علامہ انوار الحق مجاہد اور علامہ اسرار الحق مجاہد۔ موخر الذکر انتقال کرنے والے بیٹے نے حفظ قرآن اپنے ادارہ جامعہ حقانیہ ملتان سے کیا۔ ابتدائی درجات جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں پڑھے اور آخری درجات جامعہ خیرالمدارس ملتان میں پڑھ کر ۱۹۹۸ء میں سند فراغت حاصل کی۔ علامہ عبدالحق مجاہد نے ملتان میں کئے ایک ادارے قائم کئے، ان میں سے ایک ادارہ دارالعلوم حقانیہ ناگ شاہ چوک ملتان جو کہ ایک ایکڑ پر مشتمل ہے، مرحوم بیٹے مولانا اسرار الحق مجاہد کے سپرد کر رکھا تھا۔ مرحوم نے اپنی نگرانی میں کمرہ جات کی تعمیر کرائی۔ مرحوم چند دن معمولی بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم نے سوگواران میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں نے چھوڑیں۔ آپ کی نماز جنازہ ۲۶؍اکتوبر ۲۰۲۲ء تبلیغی مرکز ابدالی مسجد میں آپ کے والد علامہ عبدالحق مجاہد کی امامت میں ادا کی گئی۔ حسن پروانہ قبرستان میں اپنی والدہ کے قدموں میں سپرد خاک کئے گئے۔ چناب نگر کانفرنس کے انتظامات کی وجہ سے راقم جنازہ میں شریک نہ ہوسکا۔ کانفرنس سے واپسی پر یکم نومبر کو مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان اور جناب عزیز الرحمٰن رحمانی کی معیت میں مولانا مرحوم کے والد اور برادر مکرم سے تعزیت کے لئے حاضری دی۔ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین! (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

چھٹی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھلوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلوال کے زیر اہتمام 13 اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب بھلوال کے سب سے وسیع گراؤنڈ سلیمان پورہ اسٹیڈیم میں چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا کانفرنس سے تقریباً تین ماہ قبل باقاعدہ طور پر کانفرنس کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا اور 18 جولائی بروز سوموار کو مرکز خاتم النبیین بھلوال میں ختم نبوت ورکرز کنونشن کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام یونٹوں کے کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ کنونشن میں کانفرنس کی تیاری کے لئے رابطہ کمیٹی، تشہیری کمیٹی، فنڈ کمیٹی، شہر اور قرب وجوار کے دوروں کے لیے دعوتی کمیٹی اور دیگر امور کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ کانفرنس کی تیاری کے حوالے سے تمام یونٹوں میں تقریباً 60 کے قریب ہفتہ وار اجلاس منعقد کیے گئے، دعوتی مہم کو بھرپور کرنے کے لئے آخری ڈیڑھ ماہ کے اندر تمام یونٹوں، شہر بھر کے تمام علاقوں، بازاروں، مختلف مساجد کے ساتھ ساتھ قرب وجوار میں کانفرنس کی تیاری کے لیے 70 کے قریب تربیتی پروگرام منعقد ہوئے۔ تشہیری مہم کو مضبوط کرتے ہوئے شہر بھر میں اشتہارات، پینا فلیکسز، سائن بورڈز، شہر بھر کے موٹر سائیکلوں کو دعوتی پرچم اور سینوں کو دعوتی بیجز سے سجا دیا گیا۔ کانفرنس سے ایک روز قبل 12 اکتوبر کو مرکز خاتم النبیین سے دعوتی موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی جس کی قیادت مجاہد ختم نبوت مولانا محبوب الحسن طاہر نے کی ریلی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان سمیت عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ ریلی بعد نماز ظہر پر جوش انداز سے تاج وتخت ختم نبوت کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ مرکز خاتم النبیین سے روانہ ہوئی۔ ریلی نے شہر بھر کا مکمل گشت کیا مختلف مقامات پر کانفرنس کے اعلانات ہوتے رہے اور عصر کے وقت سلیمان پورہ اسٹیڈیم میں ریلی کی اختتامی دعا ہوئی اور کانفرنس کے پنڈال کی تیاری کا آغاز کر دیا گیا۔ تمام تر تیاریوں کی تکمیل کے بعد ساڑھے تین ماہ کی شب وروز کی مسلسل جدوجہد کے ثمرے کا دن آ پہنچا اور 13 اکتوبر بروز جمعرات شام کو اپنے پورے آب وتاب کے ساتھ کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی پہلی نشست بعد نماز مغرب اور دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد (خانقاہ کندیاں شریف) سرپرستی پیر سید عبدالوحید شاہ، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب احسن، اور نگرانی مولانا محبوب الحسن طاہر نے کی۔ تلاوت زینت القراء قاری سید انوار الحسن شاہ بخاری، قاری احمد سعید، ہدیہ نعت مولانا محمد قاسم گجر، حافظ عبدالباسط حسانی، قاری راشد سراجی، قاری اکرام اللہ مدنی، قاری محمد اخلاص نے پیش کیا۔ خطباء میں مولانا محمد امجد خان ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام، مفتی عبدالوحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، مفتی محمد طاہر مسعود سرگودھا، ضلعی امیر جے یو آئی سرگودھا مفتی محمد شاہد مسعود، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا نور محمد ہزاروی امیر سرگودھا، مولانا عبدالرشید، مولانا حیدر علی حیدر و دیگر نے خطابات کیے۔ نقابت کے فرائض مولانا خالد عابد، حافظ عبداللہ منصور، مولانا محمد ہارون نقشبندی نے سرانجام دیے۔ کانفرس میں کثیر تعداد میں مقامی علمائے کرام، تاجر حضرات، وکلاء، ڈاکٹرز، ٹیچرز، دیگر دینی وسیاسی رہنماؤں بالخصوص ایم پی اے بھلوال چوہدری یاسر ظفر سندھو سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قرب وجوار سے مولانا ظفر بلال بھیرہ، مولانا سربلند الرحمن میانی، مولانا قاضی عبدالمنان جھاوریاں، مولانا سید دلدار حسین شاہ پھلروان، مولانا ظہور احمد عثمانی رتو کالا، مولانا عبدالجبار خاکی ہجن، مولانا مقصود عالم، مولانا عبدالقدوس کوٹ مومن، مولانا عبیدالرحمن، مفتی محمد ارسلان للیانی، مولانا محمد حیات 13 چک، مفتی محمد فرحت ٹانگوالی، مولانا عبدالشہید 19 چک، مولانا اسامہ 26 چک، مولانا قاری محمد اسلم ہیڈ فقیریاں، قاری عبدالوحید میانہ گوندل، بھائی مجتبیٰ 28 چک سمیت دیگر علاقوں سے احباب نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی کانفرنس کا پنڈال گزشتہ سالوں سے وسعت کے باوجود اپنی تنگ دامنی کا گلہ کرتا رہا۔ رات گئے کانفرنس نائب امیر مرکزیہ خواجہ عزیز احمد کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1 تا 20 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	5100
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	130
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
15	سیرت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدینِ ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دوجلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دوجلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

قیمت سالانہ -/300 روپے